Nur-ul-Ilm
das Licht des Wissens

مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹ

مفتی محمد أحمد
(حفظہ اللہ)

مرزا غلام احمد قادیانی

کے

جھوٹ

مفتی محمد أحمد
(حفظہ اللہ)

1. Edition 2024;
© Nur-ul-Ilm das Licht des Wissens e.V. , Emmingen-Liptingen 2024
info@nur-ul-ilm.de   www.nur-ul-ilm.de

Nur-ul-Ilm
das Licht des Wissens

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹ

مرتب مفتی محمد احمد صاحب
(امام وخطیب جامع مسجد توحید)

طباعت اول

کمپوزنگ وڈیزائننگ بنتِ محمد ارشد مدنی

فہرست

عرض مرتب 3
عرض ناشر 7
مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی تحریرات 9
مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹ کے بارے میں فتوے 9
قرآن مجید پر افتراء اور جھوٹ 17
احادیث پر جھوٹ اور افتراء 36
انبیاء کے بارے میں جھوٹ 53
صحابہ، محدثین اور اولیاء کے بارے میں جھوٹ 79
مرزا غلام احمد قادیانی کے متفرق جھوٹ 88
مفتری کے بارے میں مرزا غلام احمد کے فتوے 98

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

معاشرے میں جتنی بھی برائیاں پائی جاتی ہیں ان میں سے سب سے بڑی بُرائی جھوٹ کو سمجھا جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ دوسری قومیں ہر برائی میں ملوث ہونے کے باوجود جھوٹ سے بچنے کی پوری کوشش کرتی ہیں۔ چنانچہ مشرکین جو شرک جیسی بیماری کے اندر مبتلا تھے اس کے باوجود جھوٹ بولنے سے پرہیز کرتے تھے۔

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت ابو سفیان نے ہرقل کو انٹرویو دیتے ہوئے آپ ﷺ کی طرف غلط بات کی نسبت نہیں کی، جھوٹ سے اس لیے رکے رہے کہ کہیں میں جھوٹا نہ ہو جاؤں، کہ میری قوم مجھے جھوٹا نہ کہہ دے،وہ جھوٹ سے اتنا بچتے تھے کہ انتہاء درجے کی مخالفت کرنے کے باوجود اپنے مخالف کی طرف غلط بات کی نسبت،اپنے آپ کو جھوٹ سے بچانے کے لیے نہ کر سکے۔

گویا کہ ان کے ہاں بھی جھوٹ سب سے بڑی برائی تھی اور آج بھی مغربی ممالک کے اندر ساری برائیاں کھلم کھلا پائی جاتی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ لوگ جھوٹ سے پرہیز کرتے ہیں گویا کہ جھوٹ کو وہ بھی سب سے بڑی برائی سمجھتے ہیں۔

اسلام میں جھوٹ کو بہت ہی برا کہا گیا ہے چنانچہ حق تعالی سورۃ حج کی آیت نمبر 30 میں ارشاد فرماتے ہیں: بت پرستی کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات کہنے سے بچتے رہو۔

اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔

چنانچہ آپ ﷺ نے جھوٹ کو منافق کی نشانی بتایا اور گناہ کبیرہ میں شمار فرمایا۔

ویسے تو جھوٹ بولنا ہر ایک کے لیے بہت بُرا عیب ہے اور خصوصاً ایسے شخص کے لیے تو اور ہی برا ہے جو اپنے اپ کو اللہ تعالی کی طرف سے مامور کہتا ہو اور خود کو حق تعالی کا نمائندہ بتلاتا ہوں چنانچہ آپ ﷺ کو صرف اپنوں نے نہیں بلکہ دشمنوں نے بھی صادق اور امین کہا۔

حتی کہ ابو جہل بھی یہ کہتا تھا کہ اے محمد ﷺ میں آپ کو جھوٹا نہیں کہوں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کی ایسی تعلیم دی کہ دنیا اس پر دنگ رہ گئی آپ ﷺ نے ایسی چیزوں کو بھی جھوٹ میں شمار کیا جن کے متعلق معاشرہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا

چنانچہ عبد اللہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے میری والدہ نے مجھے پکارا جلدی سے آؤ میں تجھے کچھ دوں گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً میری والدہ سے پوچھا تم اس بچے کو کیا چیز دینا چاہتی ہو والدہ نے کہا میں اسے ایک کھجور دینا چاہتی ہوں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاد رکھنا اگر اس کہنے کے بعد تم بچے کو کوئی چیز نہ دیتیں تو تمہارے نامہ اعمال میں ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔

اب ذرا مرزا غلام احمد قادیانی کو دیکھیے ایک طرف تو خود کو تمام عزت والے مرتبوں کا مستحق سمجھتا ہے کہ نبی کے نام کے لیے بھی میں مخصوص ہوں، مہدی بھی میں ہوں، عیسی بھی میں ہوں، آدم بھی میں ہوں، جتنے بھی بڑے مرتبے ہو سکتے ہیں وہ سب میرے لیے اور دوسری طرف جھوٹ بولنے میں کسی قسم کی کوئی کسر نہیں چھوڑی بلکہ بڑے بڑے جھوٹ بولنے والوں کو بھی شرمندہ کر دیا، کسی کو نہیں چھوڑا جس کے متعلق اس نے جھوٹ نہ بولا ہو انبیاء علیہم السلام کے متعلق آپ ﷺ کی ذات اقدس پر حق تعالی کے بارے میں۔

اس کے جھوٹوں کو دیکھ کر لگتا یوں ہے کہ اس نے ریکارڈ بنانے کا تہیہ کیا ہوا تھا اور اس

میں وہ نمبر لے گیا ہے۔ اور اس کتابچے کے اندر آپ کو اس کے جھوٹ کے چند نمونے دکھانے ہیں جس کا مقصد اپنے مسلمان بھائیوں کی ایمان کی حفاظت ہے کہ وہ ایسے کذاب دھوکہ باز لوگوں کے فریب میں نہ آئیں۔

بلکہ اس کی کذب بیانی کو دیکھ کر اپنے ایمان کو تازہ کریں کہ آپ ﷺ کا فرمان برحق ہے کہ ایسے لوگ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے ہوں گے۔

اور دوسرا اہم مقصد قادیانی دوستوں کو دعوت اسلام دینا ہے کہ جھوٹ کو چھوڑ کر حق کی طرف لوٹ ائیں آپ ﷺ جیسی سچی شخصیت کے ہوتے ہوئے آپ ﷺ کی نبوت کے باقی ہوتے ہوئے کسی اور کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں کسی کو بھی اپنے دل میں جگہ نہ دیں۔ قادیانی دوستوں سے گزارش ہے کہ انکھیں بند ہونے سے پہلے اپنی انکھیں کھول لیں اور حق تعالی نے جو فہم اور سمجھ عطا فرمائی ہے اس کو بروئے کار لاتے ہوئے حق کو قبول کریں۔ حق تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں حق سمجھنے کی حق پر رہنے کی اور حق پر جان فدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح کے شر اور فتنے سے حق تعالی ہماری حفاظت فرمائے آمین ثم امین یارب العالمین۔

مفتی محمد احمد

عرض ناشر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ادارہ نور العلم آپ کی دعاؤں سے اور آپ کے تعاون سے دینی کاموں میں مصروف عمل ہے، ان میں سے ایک کام ختم نبوت کی تبلیغ اور جھوٹے مدعیان نبوت کا ردّ ہے، اسی عنوان پر یہ کتابچہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے،

اور اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن اور احادیث اور انبیاء علیہم السلام پر اتنے واضح جھوٹ لکھے ہیں کہ اس کے بعد ایسے شخص کو کسی بڑے عہدے پر تو کیا ایک سچا شخص بھی تصور نہیں کیا جاسکتا۔

لہذا ایسا شخص مہدی مسیح اور نبی تو کجا کسی دنیاوی منصب کے لائق بھی نہیں۔

الحمدللہ اس رسالہ کو مرتب کرنے میں ہمارے امام محمد احمد کا عمل دخل ہے اور اس کی کمپوزنگ میں ان کی بھتیجی صاحبہ کی کوشش ہے، اور جرمن ترجمہ کرنے میں

مفتی محمد یونس صاحب کی محنت ہے لہذا آپ حضرات سے گزارش ہے کہ آپ اس

کتابچے کو پڑھیں اور آگے بھی تقسیم کریں خصوصا جوانوں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دیں تاکہ ہماری نسل ایسے فتنوں سے محفوظ رہے،

اور قادیانی دوستوں کو بھی یہ رسالہ پہنچائیں تاکہ ان کے سامنے حق واضح ہو جائے کل قیامت کے دن کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ حق بات ہم تک نہیں پہنچی تھی۔

جزاک اللہ احسن الجزاء

مرزاغلام احمد قادیانی کی جھوٹی تحریرات

چناچہ ان عبارات کو پیش کرنے سے پہلے جھوٹ کے متعلق مرزاغلام احمد قادیانی کی اپنی رائے کیاہے اس کی تحریرات کی روشنی میں آپ ملاحظہ فرمالیجیے۔

مرزاغلام احمد قادیانی کے جھوٹ کے بارے میں فتوے

فتویٰ نمبر1:

- "جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔"

(چشمہ معرفت صفحہ، روحانی خزائن جلد23 صفحہ 231 از مرزا قادیانی)

(تواس سے معلوم ہوتاہے کہ جھوٹا ثابت ہونے کے لیے ایک بات میں جھوٹا ہونا بھی مرزا قادیانی کے لیے کافی ہے۔)

پھر ماسوا اس کے اگر اس وجہ سے انکار کیا جاتا ہے کہ یہ امر خارق عادت ہے تو کیا بموجب اصول آریوں کے وید کے بعد الہام الٰہی ہونا یہ خارق عادت امر نہیں ہے پس جبکہ لیکھرام کی موت نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ وہ قادر خدا اس زمانہ میں بھی برخلاف وید کے مقرر کردہ قانون قدرت کے الہام کرتا ہے تو وید کا سارا قانون قدرت دریا بُرد ہو گیا اس صورت میں وید کی بات کا کوئی بھی اعتبار نہ رہا۔ ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اُس پر اعتبار نہیں رہتا اور اگر لیکھرام والی پیشگوئی سے تسلی نہیں ہوتی تو پھر درخواست کرنے سے اور کوئی ذریعہ تسلی کا پیدا ہو سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی صدہا الہامی پیشگوئیاں جو پوری ہو چکی ہیں تسلی دے سکتی ہیں۔ غرض وید کا قانون قدرت ایسا جھوٹا ثابت ہوا کہ ساتھ ہی وید کو بھی لے ڈوبا پھر اسی بنا پر اعتراض کرنا حیا سے بعید ہے۔ ظاہر ہے کہ وید نے دعویٰ کیا تھا کہ اس کے بعد خدا کی قوتِ تکلّم ہمیشہ کے لئے مسلوب رہے گی مگر ہم نے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ ثابت کر دیا کہ وید نے جو کچھ دعویٰ کیا ہے اور جو کچھ آئندہ کے لئے خدا کے الہام کے بارہ میں لکھا ہے کہ وہ محال اور قانون قدرت کے برخلاف ہے وہ سراسر جھوٹ اور خلافِ حق ہے بلکہ خدا ہمیشہ اپنے بندوں کو الہام کرتا ہے تو پھر بتلاؤ کہ اس کے بعد بار بار اُس وید کو پیش کرنا جس کے قانون قدرت کا نمونہ ہم دیکھ چکے ہیں۔ کس قدر خلاف حیا و شرم ہے۔

غرض لیکھرام کی موت نے ثابت کر دیا کہ وید کی یہ تعلیم سراسر غلط ہے کہ اس کے بعد الہام ۲۳
نہیں ہے تو پھر وید کے مقرر کردہ قانون قدرت پر اعتبار کیا رہا خدا تعالیٰ کے کروڑہا قانون قدرت ابھی مخفی ہیں اور آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہے ہیں مگر افسوس ان لوگوں پر کہ دانستہ آنکھ بند کر لیتے ہیں اگر یورپ کا کوئی شخص یہ بات ظاہر کرے کہ میں پتھر میں سے پانی نکال سکتا ہوں یا تمام پتھر کو پانی بنا سکتا ہوں تو اُس کے مقابل پر یہ لوگ دم بھی نہ ماریں اور فی الفور آمنّا وَ صَدَّقْنَا کہنے لگیں مگر خدا کے کلام نے جو کچھ بیان کیا اس کو نہیں مانتے۔

فتویٰ نمبر2:

- "جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی بُرا کام نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 27، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 459 از مرزا قادیانی)

فتویٰ نمبر3:

- "ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کُتّوں اور سؤروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔ پھر کب ممکن ہے کہ خدا اُس کی حمایت کرے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 126، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 292 از مرزا قادیانی)

خواب میں ایک شخص کی موت دیکھی جاتی [illegible]
مولویوں کا جو بڑے دیانتدار کہلاتے ہیں [illegible] جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی بُرا کام نہیں۔
﴿۲۷﴾ ایسے جھوٹ کو خدا نے رِجس کے ساتھ مشابہت دی ہے مگر یہ لوگ رِجس سے پرہیز نہیں کرتے
ہم نے اس قدر وضاحت سے سعد اللہ کا مرنا پیشگوئی کے مطابق ثابت کر کے لکھا ہے مگر کیا
مولوی ثناء اللہ صاحب مان لیں گے؟ نہیں بلکہ کوشش کریں گے کہ کسی طرح رد کریں ان لوگوں کا
خدا تعالیٰ سے جنگ ہے۔ نہیں دیکھتے کہ اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو یہ برکات اس کے شامل
حال نہ ہوتیں کیا کوئی ایماندار خدائے عزّوجلّ کی نسبت ان افعال کو منسوب کر سکتا ہے کہ ایک
شخص کو وہ دعوائے الہام کے بعد تیس بتیس برس کی مہلت دے اور دن بدن اس کے سلسلہ کو ترقی
بخشے اور ایسے وقت میں جبکہ اس کے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا یہ بشارت اس کو دی کہ لاکھوں
انسان تیرے سلسلہ میں داخل کئے جائیں گے اور کئی لاکھ روپیہ اور طرح طرح کے تحائف لوگ
تجھے دیں گے اور دور دور سے ہزارہا لوگ تیرے پاس آئیں گے یہاں تک کہ وہ راہ گہرے ہو
جائیں گے اور اُن میں گڑھے پڑ جائیں گے جن راہوں سے وہ آئیں گے تجھے چاہیئے کہ ان کی
کثرت کی وجہ سے تو تھک نہ جائے اور ان سے بداخلاقی نہ کرے خدا تجھے تمام دنیا میں شہرت
دے گا اور بڑے بڑے نشان تیرے لئے دکھلائے گا اور خدا تجھے نہیں چھوڑے گا جب تک وہ
رُشد اور گمراہی میں فرق کر کے نہ دکھلاوے اور دشمن زور لگائیں گے اور طرح طرح کے مکر اور
فریب اور منصوبے استعمال کریں گے مگر خدا انہیں نامراد رکھے گا۔ خدا ہر ایک قدم میں تیرے
ساتھ ہوگا اور ہر ایک میدان میں تجھے فتح دے گا۔ اور تیرے ہاتھ پر اپنے نور کو پورا کرے گا۔
دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور
حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے
اُٹھاؤں گا میں تجھے دشمنوں کے ہر ایک حملہ سے بچاؤں گا اگرچہ لوگ تجھے نہ بچاویں۔ اگرچہ لوگ
تیرے بچانے کی کچھ پروا نہ رکھیں مگر میں تجھے ضرور بچاؤں گا۔
یہ اُس زمانہ کے الہام ہیں جس پر تیس برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے اور یہ تمام الہام

روحانی خزائن جلد ۲۱ ۲۹۴ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کوئی اعتقاد نہیں رکھتا کہ آپ بھی پھر آئیں گے کیونکہ آنجناب نے اپنی آمد اوّل میں ہی کافروں کو وہ ہاتھ دکھائے جو اب تک یاد کرتے ہیں اور پوری کامیابی کے ساتھ آپ کا انتقال ہوا۔

اور معلوم ہوتا ہے کہ ابن العربی صاحب نے آخر عمر میں اپنے پہلے اقوال سے رجوع کر لیا تھا۔ اس لئے ان کا آخری بیان پہلے بیان سے متناقض ہے۔ ایسا ہی بعض اور فرقے صوفیوں کے کھلے طور پر حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہیں۔ اور ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسی پر اجماع ہو گیا تھا جو انبیاء گذشتہ جن میں حضرت عیسیٰ بھی ﴿۱۲۶﴾ شامل ہیں فوت ہو چکے ہیں۔ اُن میں سے ایک بھی زندہ نہیں پھر جیسے جیسے مذہب اسلام میں جہالت اور بدعات پھیلتی گئیں یہ بدعت بھی دین کا ایک جزو ہو گئی کہ حضرت عیسیٰ مُردہ ارواح کی جماعت میں سے نکل کر پھر دنیا میں واپس آئیں گے۔ اس عقیدہ نے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے کیونکہ تمام دنیا میں سے صرف ایک ہی انسان کو یہ خصوصیت دی ہے کہ وہ آسمان پر مع جسم چلا گیا اور کسی زمانہ میں مع جسم واپس آئے گا۔ یہ عقیدہ حضرت عیسیٰ کو خدا بنانے کی پہلی اینٹ ہے کیونکہ ان کو ایک خصوصیت دی گئی ہے جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ خدا جلد یہ داغ اسلام کے چہرہ سے دُور کرے۔ آمین

بالآخر میں مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کو محض حسبةً للّٰہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ آخر عمر تک پہنچ گئے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے مقابل پر بیہودہ چالاکیوں کو چھوڑ دیں۔ آپ نے بہت زور لگایا ہر ایک قسم کا مکر کیا اور نور کے بُجھانے کے لئے قابل شرم منصوبوں سے کام لیا مگر انجام کار نامرادی ہے۔ اگر میں مفتری ہوتا تو آپ کو کبھی نہ کبھی ہاتھ پڑ جاتا اور میں کب کا تباہ ہو جاتا۔ ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتّوں اور سؤروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے پھر کب ممکن ہے کہ خدا اس کی حمایت کرے۔

- **فتویٰ نمبر 4:** "جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 13، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56 از مرزا قادیانی)

- **فتویٰ نمبر 5:** "جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 207، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی)

(یہ مرزا قادیانی کی جھوٹے کے بارے میں آراء تھیں۔ اب ہم آپ کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی تحریرات رکھتے ہیں اور آپ خود فیصلہ کیجیے کی مرزا غلام احمد قادیانی

اپنے بقول قابل اعتبار ہے؟

اِس نے دنیا کا بدترین کام کیا ہے یا نہیں؟

ایسا بد ذات انسان کتوں، بندروں اور سوروں سے بدتر ہے یا نہیں ہے؟

مرتد سے کم ہے یا نہیں؟

اِس نے مردار کھایا ہے یا نہیں کھایا؟

آپ ان کی تحریرات کو پڑھ کر فیصلہ خود کیجیے۔)

ہونے کا دعویٰ کر کے قوم کا مصلح قرار نہیں دیتا اور نہ نبوت اور رسالت کا مدعی بنتا ہے اور محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتلانے کے لئے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے۔ ایسا خبیث اس لائق نہیں کہ خدا اس کو یہ عزت دے کہ تُو نے اگر میرے پر افترا کیا تو میں تجھے ہلاک کر دوں گا بلکہ وہ بوجہ اپنی نہایت درجہ کی ذلت کے قابل التفات نہیں کوئی شخص اُس کی پیروی نہیں کرتا کوئی اُس کو نبی یا ﴿۱۳﴾
رسول یا مامور من اللہ نہیں سمجھتا۔ ماسوا اس کے یہ بھی ثابت کرنا چاہئے کہ اِس مفتریانہ عادت پر برابر تیئیس برس گذر گئے۔ ہمیں حافظ محمد یوسف صاحب کی بہت کچھ واقفیت نہیں مگر یہ بھی امید نہیں۔ خدا اُن کے اندرونی اعمال بہتر جانتا ہے۔ اُن کے دو قول تو ہمیں یاد ہیں اور سُنا ہے کہ اب ان سے وہ انکار کرتے ہیں (۱) ایک یہ کہ چند سال کا عرصہ گذرا ہے کہ بڑے بڑے جلسوں میں انہوں نے بیان کیا تھا کہ مولوی عبد اللہ غزنوی نے میرے پاس بیان کیا کہ آسمان سے ایک نور قادیاں پر گرا اور میری اولاد اس سے بے نصیب رہ گئی۔ (۲) دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ نے انسانی تمثل کے طور پر ظاہر ہو کر اُن کو کہا کہ مرزا غلام احمد حق پر ہے کیوں لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔ اب مجھے خیال آتا ہے کہ اگر حافظ صاحب ان دو واقعات سے اب انکار کرتے ہیں جن کو بار بار بہت سے لوگوں کے پاس بیان کر چکے ہیں تو نعوذ باللہ بے شک انہوں نے خدا تعالیٰ پر افترا کیا ہے☆۔ کیونکہ جو شخص سچ کہتا ہے اگر وہ مر بھی جائے تب بھی انکار نہیں کر سکتا

☆ میں ہرگز قبول نہیں کروں گا کہ حافظ صاحب ان ہر دو واقعات سے انکار کرتے ہیں۔ ان واقعات کا گواہ نہ صرف میں ہوں بلکہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت گواہ ہے اور کتاب ’’ازالہ اوہام‘‘ میں ان کی زبانی مولوی عبد اللہ صاحب کا کشف درج ہو چکا ہے۔ میں تو یقیناً جانتا ہوں کہ حافظ صاحب ایسا کذب صریح ہرگز زبان پر نہیں لائیں گے گو قوم کی طرف سے ایک بڑی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں [illegible] محمد یعقوب نے تو انکار نہیں کیا تو وہ کیونکر کریں [illegible]۔ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ منہ

معلوم نہیں کہ کہاں تک خدا تعالیٰ کے علم میں میرے ایام دعوت کا سلسلہ ہے اسلئے یہ لوگ باوجود مولوی کہلانے کے یہ کہتے ہیں کہ ایک خدا پر افترا کرنیوالا اور جھوٹا ملہم بننے والا اپنے ابتدائے افترا سے تیس سال تک بھی زندہ رہ سکتا ہے اور خدا اُس کی نصرت اور تائید کرتا ہے اور اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کرتے۔ اے پیارے لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔☆ پھر خدا نے اپنے لطف و کرم سے میرے ساتھ معاملہ کیا یہاں تک کہ اِس مدت دراز میں ہر ایک دن میرے لئے ترقی کا دن تھا اور ہر ایک مقدمہ جو میرے تباہ کرنے کے لئے اُٹھایا گیا خدا نے دشمنوں کو رسوا کیا۔ اگر اس مدّت اور اُس تائید اور نصرت کی تمہارے پاس کوئی نظیر ہے تو پیش کرو۔ ورنہ بموجب آیت لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا[۱] یہ نشان بھی ثابت ہو گیا اور تم اِس سے پوچھے جاؤ گے۔

۱۹۔ **انیسواں نشان** یہ ہے کہ خواجہ غلام فرید صاحب نے جو نواب بہاولپور کے پیر تھے میری تصدیق کے لئے ایک خواب دیکھا جس کی بنا پر میری محبت خدا تعالیٰ نے اُن کے دل میں ڈال دی
﴿۴۰۷﴾ اور اسی بنا پر کتاب اشارات فریدی میں جو خواجہ صاحب موصوف کے ملفوظات ہیں جا بجا خواجہ صاحب موصوف میری تصدیق فرماتے ہیں۔ اہل فقر کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ظاہری جھگڑوں میں بہت کم پڑتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُن کو بذریعہ خواب یا کشف یا الہام پتہ ملتا ہے اسپر ایمان لاتے ہیں۔ پس چونکہ خواجہ غلام فرید صاحب پیر صاحب العلم کی طرح پاک باطن تھے اس لئے خدا نے اُن پر میری سچائی کی حقیقت کھول دی اور کئی مولوی جیسے مولوی غلام دستگیر خواجہ صاحب کو میرا مکذب بنانے کے لئے آپ کے گاؤں میں پہنچے جیسا کہ کتاب اشارات فریدی میں خواجہ صاحب نے خود یہ حالات بیان کئے ہیں اور بعض غزنویوں کا بھی خواجہ صاحب موصوف کے پاس خط پہنچا مگر آپ نے

☆ یہ یاد رہے کہ اگر میرے زمانہ الہام کو اس تاریخ سے لیا جائے جب اول حصہ براہین احمدیہ کا لکھا گیا تھا تب تو اس سال سے میرے الہام کے زمانہ کو ستائیس سال کے قریب ہوتے ہیں اور جب براہین احمدیہ کے چہارم حصہ سے شمار کیا جائے تو تب چھبیس سال گذر گئے ہیں اور جب وہ زمانہ لیا جائے کہ جب پہلے الہام شروع ہوا تب تیس[۳۰] سال ہوتے ہیں۔ منہ

۱؎ الحاقة: ۴۵

قرآن مجید پر افتراء اور جھوٹ

1 جھوٹ: ”اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ ” :انا انزلناہ قریباً من القادیان “ تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے، اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ، اور مدینہ اور قادیان۔

(ازالہ اوہام حصہ اول درحاشیہ، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)

(قرآن پڑھنے والے جانتے ہیں کہ کہیں بھی قادیان کا نام قرآن میں درج نہیں ہے لہٰذا اب آپ خود فیصلہ کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹ کے متعلق اپنی تحریرات کے مطابق کس زمرے میں آتا ہے۔)

2 جھوٹ: "پس اس حکیم و علیم کا قرآن کریم میں یہ بیان فرمانا کہ 1857ء میں میرا کلام آسمان پر اٹھایا جائے گا یہی معنیٰ رکھتا ہے کہ مسلمان اس پر عمل نہیں کریں گے۔"

(ازالہ اوہام حصہ 2 در حاشیہ، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 490 از مرزا قادیانی)

(قرآن مجید میں کہیں بھی مرزا کی بنائی ہوئی اس جھوٹی بات کا تذکرہ نہیں۔)

حالانکہ وہ بجائے خود اپنے تئیں معذور سمجھتے تھے کیونکہ اُن کی بائبل کے ظاہری الفاظ پر نظر
تھی۔ افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور ﴿۷۸﴾
حضرت مسیح کی نسبت یہودیوں کی طرح اُن کے دلوں میں بھی یہی خیال جما ہوا ہے
کہ ہم اُنہیں سچ مچ آسمان سے اُترتے دیکھیں گے اور یہ اعجوبہ بچشم خود دیکھیں
گے کہ حضرت مسیح زرد رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے آسمان سے اُترتے چلے آتے
ہیں اور دائیں بائیں فرشتے اُن کے ساتھ ہیں اور تمام بازاری لوگ اور دیہات
کے آدمی ایک بڑے میلہ کی طرح اکٹھے ہو کر دُور سے اُن کو دیکھ رہے ہیں اور

فیہ اختلافًا کثیرًا. قل لو اتبع اللّٰہ اھواء کم لفسدت السمٰوات والارض ومن
فیھن ولبطلت حکمتہ وکان اللّٰہ عزیزًا حکیمًا. قل لو کان البحر مدادًا
لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہٖ مددًا. قل ان ﴿۷۶﴾
کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ وکان اللّٰہ غفورا رحیما. پھر اس کے بعد
الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں ان کے چولہے ہیں
میری پرستش کی جگہ میں اُن کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبی
کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں (ٹھوٹھیاں وہ چھوٹی پیالیاں ہیں جن کو ہندوستان میں سکوریاں کہتے
ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام میں زمانہ حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں جو دنیا سے
بھرے ہوئے ہیں)۔ [illegible]
[illegible] اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا
غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں
نے اِن فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریبًا من القادیان تو میں نے سنکر بہت تعجب کیا کہ
کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب
مَیں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید
قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا
کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا
نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان

جس سے ایسے لوگ مراد ہیں جو کذاب ہوں۔ چنانچہ قاموس میں یہی معنے لکھے ہیں کہ دجال ﴿۷۴۶﴾
اس گروہ کو کہتے ہیں کہ جو باطل کو حق کو ساتھ ملانے والا اور زمین کو نجس کرنے والا ہو۔ اور مشکوٰۃ
کتاب الفتن میں مسلم کی ایک حدیث لکھی ہے جس میں دجال کے ایک گروہ ہونے کی طرف
صریح اشارہ کیا گیا ہے۔

اب جاننا چاہیئے کہ دجال معہود کی بڑی علامتیں حدیثوں میں یہ لکھی ہیں۔ ﴿۷۴۷﴾

(۱) آدم کی پیدائش سے قیامت کے دن تک کوئی فتنہ دجال کے فتنے سے بڑھکر نہیں یعنی جس قدر دین اسلام کے تخریب کے لئے فتنہ اندازی اس سے ظہور میں آنے والی ہے اور کسی سے ابتداء دنیا سے قیامت کے وقت تک ظہور میں نہیں آئیگی۔ صحیح مسلم۔

(۲) دجال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم کشف اور رویا میں دیکھا کہ دہنی آنکھ سے وہ
کانا ہے اور دوسری آنکھ بھی عیب سے خالی نہیں۔ یعنی دینی بصیرت اُن کو بکلی نہیں دی گئی اور ﴿۷۴۸﴾
تحصیل دنیا کی وجوہ بھی حلال اور طیب نہیں۔ بخاری اور مسلم۔

حاشیہ

کیونکہ وہ اس گورنمنٹ کی رعیت اور ان کے زیر سایہ تھے اور رعیت کا اس گورنمنٹ کے مقابل پر سر اٹھانا جس کی وہ رعیت ہے اور جس کے زیر سایہ امن اور آزادی سے زندگی بسر کرتی ہے سخت حرام اور معصیت کبیرہ اور ایک نہایت مکروہ بدکاری ہے۔ جب ہم ۱۸۵۷ء کی سوانح کو دیکھتے ہیں اور اس زمانہ کے مولویوں کے فتووں پر نظر ڈالتے ہیں جنہوں نے عام طور پر مہریں لگا دی
تھیں جو انگریزوں کو قتل کر دینا چاہیئے تو ہم بحر ندامت میں ڈوب جاتے ہیں کہ یہ کیسے مولوی تھے
اور کیسے اُن کے فتوے تھے۔ جن میں نہ رحم تھا نہ عقل تھی نہ اخلاق نہ انصاف۔ ان لوگوں نے ﴿۷۴۳﴾
چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا اور اس کا نام جہاد رکھا۔ ننھے ننھے بچوں اور بے گناہ عورتوں کو قتل کیا اور نہایت بے رحمی سے انہیں پانی تک نہ دیا۔ کیا یہ حقیقی اسلام تھا یا یہودیوں کی [illegible]
میں ایسے جہاد کا کسی جگہ حکم [illegible] ہے۔ پس اس حکیم و علیم کا قرآن کریم میں یہ بیان فرمانا کہ ۱۸۵۷ء
میں میرا کلام آسمان پر اُٹھایا جائیگا یہی معنے رکھتا ہے کہ مسلمان اس پر عمل نہیں کریں گے

3 جھوٹ: "تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدمؑ سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ 6، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 207 از مرزا قادیانی)

(قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور احادیث میں بھی صرف نشانیوں کا تذکرہ ہوا ہے۔)

4 جھوٹ: "لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی۔

(اربعین نمبر 3 صفحہ 18، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 404 از مرزا قادیانی)

(ان میں سے کوئی ایک پیش گوئی بھی قرآن مجید میں نہیں ہے۔)

روحانیت کی کیفیت اُن میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی
راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ
سے نہ دیا بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔ پس بلاشبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور
طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں
اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بار و بر نہ رہی اور ختم نبوت آپ پر نہ صرف زمانہ کے
تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے اور چونکہ
آپ صفات الٰہیہ کے مظہر اتم تھے اس لئے آپ کی شریعت صفات جلالیہ و جمالیہ دونوں کی
حامل تھی اور آپ کے دو نام **محمد** اور **احمد** صلی اللہ علیہ وسلم اسی غرض سے ہیں اور آپ
کی نبوت عامہ میں کوئی حصہ بخل کا نہیں [illegible]
دلیل آپ کے ختم نبوت پر [illegible] تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف
سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی
ہے اور ہدایت اور گمراہی کے لئے ہزار ہزار سال کے دَور مقرر کئے ہیں۔ یعنی ایک وہ دَور ہے
جس میں ہدایت کا غلبہ ہوتا ہے اور دوسرا وہ دَور ہے جس میں ضلالت اور گمراہی کا غلبہ ہوتا ہے
اور جیسا کہ میں نے بیان کیا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں یہ دونوں دَور ہزار ہزار برس پر تقسیم کئے
گئے ہیں۔ اوّل دَور ہدایت کے غلبہ کا تھا۔ اس میں بُت پرستی کا نام و نشان نہ تھا۔ جب یہ
ہزار سال ختم ہوا تب دوسرے دَور میں جو ہزار سال کا تھا طرح طرح کی بُت پرستیاں دنیا میں
﴿۶﴾ شروع ہو گئیں اور شرک کا بازار گرم ہو گیا اور ہر ایک ملک میں بُت پرستی نے جگہ لے لی۔ پھر
تیسرا دَور جو ہزار سال کا تھا اس میں توحید کی بنیاد ڈالی گئی اور جس قدر خدا نے چاہا دنیا میں توحید
پھیل گئی۔ پھر ہزار چہارم کے دَور میں ضلالت نمودار ہوئی اور اسی ہزار چہارم میں سخت درجہ پر

اور مکر سوچو جس قدر چاہو پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اُس کا ہاتھ غالب ہے
نادان کہتا ہے کہ مَیں اپنے منصوبوں سے غالب ہو جاؤں گا مگر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی دیکھ مَیں
تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دوں گا۔ اگر خدا چاہتا تو اِن مخالف مولویوں اور ان کے
پَیرووں کو آنکھیں بخشتا اور وہ ان وقتوں اور موسموں کو پہچان لیتے جن میں خدا کے مسیح کا آنا
ضروری تھا۔ لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں
لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار
دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور
اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ سو ان دنوں میں وہ
پیشگوئی انہی مولویوں نے اپنے ہاتھوں سے پوری کی۔ افسوس یہ لوگ سوچتے نہیں کہ اگر یہ دعویٰ
خدا کے امر اور ارادہ سے نہیں تھا تو کیوں اس مدعی میں پاک اور صادق نبیوں کی طرح بہت
سے سچائی کے دلائل جمع ہو گئے؟ کیا وہ رات ان کیلئے ماتم کی رات نہیں تھی جس میں میرے
دعوے کے وقت رمضان میں خسوف کسوف عین پیشگوئی کی تاریخوں میں وقوع میں آیا۔ کیا وہ ﴿۱۸﴾
دن ان پر مصیبت کا دن نہیں تھا جس میں لیکھرام کی نسبت پیشگوئی پوری ہوئی۔ خدا نے بارش کی
طرح نشان برسائے مگر ان لوگوں نے آنکھیں بند کر لیں تا ایسا نہ ہو کہ دیکھیں اور ایمان
لائیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ یہ دعویٰ غیر وقت پر نہیں بلکہ عین صدی کے سر پر اور عین ضرورت
کے دنوں میں ظہور میں آیا اور یہ امر قدیم سے اور جب سے کہ بنی آدم پیدا ہوئے سنت اللہ
میں داخل ہے کہ عظیم الشان مصلح صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے وقت میں آیا کرتے
ہیں جیسا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد ساتویں صدی
کے سر پر جبکہ تمام دنیا تاریکی میں پڑی تھی ظہور فرما ہوئے اور جب سات کو دُگنا کیا جائے

5 جھوٹ: اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے، اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ: ھو الذی ارسل رسولہ۔۔۔۔۔ کلہ۔"

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 7، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113)

(اس آیت سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں نہ کہ مرزا کاذب، یہ مرزا قادیانی نے قرآن اور حدیث پر خود سے اپنی بات داخل کی ہے، جس سے اس کا جھوٹ واضح ہو گیا ہے۔)

6 جھوٹ: کیونکہ سورہ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے، اور پھر پوری اتباع شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے روح پھونکی گئی اور روح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسیٰ پیدا ہو گیا اور اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 190، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 361 از مرزا قادیانی)

(تو وہ سورۃ التحریم کی کون سی آیت ہے جس میں صریح طور پر امت کے بعض افراد کا نام مریم رکھا گیا ہے، اور یہ بعض افراد کون سے ہیں؟ یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا قرآن مجید پر واضح جھوٹ ہے، کوئی بھی قادیانی یہ بات سورۃ التحریم میں نہیں دکھا سکتا۔)

وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ مَیں عالم الغیب ہوں جب تک مجھے خدا نے اس طرف **توجہ** نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تُو مسیح موعود ہے اور **عیسیٰ فوت** ہوگیا ہے تب تک مَیں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے کمال سادگی سے مَیں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے۔ جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی تو مَیں اس عقیدہ سے باز آگیا۔ مَیں نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر **محیط** ہوگیا اور مجھے نُور سے بھر دیا اُس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین میں میرا نام **عیسیٰ** رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفاء ٹھہرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی **کسر صلیب** [illegible] اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ [illegible] [illegible] سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجودیکہ مَیں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا مگر پھر بھی مَیں نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی مگر مَیں نے اس رسمی عقیدہ کو براہین میں لکھ دیا۔ مَیں خود تعجب کرتا ہوں کہ مَیں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیونکر اسی کتاب میں رسمی عقیدہ لکھ دیا۔

پھر مَیں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بیخبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدّ ومدّ سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور مَیں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جمارہا۔ جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ **تو ہی مسیح موعود ہے**۔

پس جب اس بارہ میں انتہا تک خدا کی وحی پہنچی اور مجھے حکم ہوا کہ **فاصدع بما تؤمر** یعنی جو تجھے حکم ہوتا ہے وہ کھول کر لوگوں کو سُنا دے اور بہت سے نشان مجھے دیئے گئے اور میرے دل میں روز روشن

؎ الصّف: ۱۰

[illegible] ہے کیونکہ سورۃ تحریم میں صریح
طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباع شریعت
کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے رُوح پھونکی گئی اور رُوح پھونکنے کے بعد اس
مریم سے عیسیٰ پیدا ہو گیا۔ اور اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھا [illegible]
[illegible] آگئی تو پھر
مجھ میں اُس کی طرف سے ایک رُوح پھونکی گئی۔ اس رُوح پھونکنے کے بعد میں مریمی حالت
سے ترقی کر کے عیسیٰ بن گیا۔ جیسا کہ میری کتاب براہین احمدیہ حصص سابقہ میں مفصل اس بات
کا تذکرہ موجود ہے۔ کیونکہ براہین احمدیہ حصص سابقہ میں اول میرا نام مریم رکھا گیا۔ جیسا کہ
خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا مریم اسکن انت و زوجک الجنّة۔ یعنی اے مریم! تو اور وہ جو
تیرا رفیق ہے دونوں بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ اور پھر اسی براہین احمدیہ میں مجھے مریم کا خطاب
دے کر فرمایا ہے۔ نَفختُ فیکِ من روح الصدق یعنی اے مریم! مَیں نے تجھ میں صدق کی
رُوح پھونک دی۔ پس استعارہ کے رنگ میں رُوح کا پھونکنا اُس حمل سے مشابہ تھا جو مریم صدیقہ
کو ہوا تھا۔ اور پھر اس حمل کے بعد آخر کتاب میں میرا نام عیسیٰ رکھ دیا۔ جیسا کہ فرمایا کہ
یا عیسٰی انّی متوفّیک و رافعک الیَّ۔ یعنی اے عیسیٰ مَیں تجھے وفات دوں گا اور
مومنوں کی طرح میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اور اس طرح پر مَیں خدا کی کتاب میں عیسیٰ بن مریم
کہلایا۔ چونکہ مریم ایک اُمتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے۔ پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے
سے یہ ظاہر کیا گیا کہ مَیں اُمتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ مگر وہ نبی جو اتباع کی برکت سے ظلّی طور پر
﴿۱۹۰﴾ خدا تعالیٰ کے نزدیک نبی ہے اور میرا عیسیٰ بن مریم ہونا وہی امر ہے جس پر نادان اعتراض کرتے
ہیں کہ حدیثوں میں تو آنے والے عیسیٰ کا نام عیسیٰ بن مریم رکھا گیا ہے مگر یہ شخص تو ابن مریم
نہیں ہے۔ اور اس کی والدہ کا نام مریم نہ تھا اور نہیں جانتے کہ جیسا کہ سورۃ تحریم میں وعدہ تھا میرا
نام پہلے مریم رکھا گیا اور پھر خدا کے فضل نے مجھ میں نفخ رُوح کیا یعنی اپنی ایک خاص تجلّی سے
اُس مریمی حالت سے ایک دوسری حالت پیدا کی اور اس کا نام عیسیٰ رکھا۔ اور چونکہ وہ حالت

7 جھوٹ: "اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں"۔

(تحفۃ الندوہ صفحہ 6، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 98)

(اور قرآن نے مرزا غلام احمد قادیانی کا نام کہیں پر بھی ابن مریم نہیں رکھا اس لیے وہ بہت بڑا جھوٹا ہے۔)

8 جھوٹ: قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیحؑ نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ 5، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 5)

(قرآن شریف میں کہیں بھی اس بات کا ذکر نہیں ہے۔ اگر ہے تو ثابت کر کے دکھادیں۔)

98

ہوں گے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں اے حقانی
انسانو! ہشیار ہو جاؤ اور سوچو کہ ہزار ان سے بڑھ کر کیا ہوتا ہے کہ ان غدار [illegible] کے جنگ و جدل
کے بعد آخر براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئیاں سچی نکلیں جو آج سے بائیس برس پہلے کی گئی تھیں تم
ثابت نہیں کر سکتے کہ اس زمانہ میں ایک فرد انسان بھی میرے ساتھ تھا مگر اس وقت اگر میری
جماعت کے لوگ ایک جگہ آباد کئے جاویں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ شہر امرتسر سے بھی کچھ
زیادہ ہوگا۔ حالانکہ براہین کے زمانہ میں جب یہ پیشگوئی کی گئی میں صرف اکیلا تھا پھر اگر
مولویوں کی مزاحمت درمیان نہ ہوتی تو براہین احمدیہ کی پیشگوئی پر دوہرا رنگ نہ چڑھتا لیکن اب
تو مولویوں اور اُن کے تابعداروں کی مخالفانہ کوششوں نے اس اعجاز پر دوہرا رنگ چڑھا دیا اور
بجائے اس کے کہ حسب مضمون اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ [1] مجھے صرف صادق ہونے
کی وجہ سے اس آیت کی مقرر کردہ علامت سے بریّت مل جاتی۔ اب تو اس کے علاوہ براہین احمدیہ
کی عظیم الشان پیشگوئیاں جو اس زمانہ سے بیس بائیس برس پہلے دنیا میں شائع ہو چکی ہیں وہ
پوری ہو گئیں اور ہزارہا اہلِ فضل و کمال میرے ساتھ ہو گئے۔ اب دوسرا جُز اس آیت کا دیکھو
وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ [2] یہ معیار بھی کیسا اعجازی رنگ میں پورا
ہوا خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ انی مھین من اراد اھانتک ہر ایک شخص جو تیری اہانت
کرے گا وہ نہیں مرے گا جب تک وہ اپنی اہانت نہ دیکھ لے۔ اب مولویوں سے پوچھ لو کہ اُنہوں
نے میرے مقابل پر خدا کے حکم سے کوئی ذلت بھی دیکھی ہے یا نہیں۔ اب کون میری توہین کرنے
والا بول سکتا ہے کہ قرآن کی یہ پیشگوئی جو يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ [2] ہے میری تائید
کے لئے ظہور میں نہیں آئی بلکہ قرآن شریف نے بعض کے لفظ سے جتلا دیا کہ وعید کی پیشگوئی
کے لئے بعض کا نمونہ کافی ہے اور اس جگہ نمونے تھوڑے نہیں۔ کیا مخالفوں کی اس میں کچھ تھوڑی
ذلت ہے کہ غلام دستگیر اپنی کتاب فتح رحمانی میں یعنی صفحہ ۲۷ میں میرے پر عام لفظوں میں بددعا
کر کے یعنی فریقین میں سے کاذب پر بددعا کر کے خود ہی چند روز کے بعد مر گیا ☆۔ محمد حسن

☆ دیکھو کہ کیا یہ معجزہ نہیں کہ جس مولوی نے مکہ کے بعض نادان ملانوں سے میرے پر فتویٰ کفر کا
لکھوایا تھا۔ وہ مباہلہ کر کے خود ہی مر گیا۔ منہ

[1] و [2] المؤمن:۲۹

طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا اور وہ سلامتی جو ان میں پائی جائے گی اُس کی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں
ہوگی اور قادیان میں طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کر دے نہیں آئے گی اِلّا کم اور شاذ و نادر کا لعدم اگر
یہ لوگ دلوں کے سیدھے ہوتے اور خدا سے ڈرتے تو بالکل بچائے جاتے۔ کیونکہ مذہب کے اختلاف
کی وجہ سے دنیا میں عذاب کسی پر نازل نہیں ہوتا اُس کا مواخذہ قیامت کو ہوگا۔ دنیا میں محض شرارتوں
{۵} اور شوخیوں اور کثرت گناہوں کی وجہ سے عذاب آتا ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ
توریت کے بعض صحیفوں☆ میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ حضرت
مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں اور پھر یہ
بھی یاد رہے کہ ہمیں ان الٰہی وعدہ کے مطابق اس لئے انسانی تدبیروں سے پرہیز کرنا لازم ہے
تا نشان الٰہی کو کوئی دشمن دوسری طرف منسوب نہ کرے لیکن اگر ساتھ اس کے خدا تعالیٰ اپنی کلام کے
ذریعہ سے خود کوئی تدبیر سمجھاوے یا کوئی دوا بتلاوے تو ایسی تدبیر یا دوا اس نشان میں کچھ حارج نہیں
ہوگی کیونکہ وہ اس خدا کی طرف سے ہے جس کی طرف سے وہ نشان ہے۔ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اگر
شاذ و نادر کے طور پر ہماری جماعت میں سے بذریعہ طاعون کوئی فوت ہو جائے تو نشان کے قدر و مرتبہ
میں کوئی خلل آئے گا کیونکہ پہلے زمانوں میں موسیٰ اور یشوع اور آخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو حکم ہوا تھا کہ جن لوگوں نے تلوار اُٹھائی اور صدہا انسانوں کے خون کئے ان کو تلوار سے ہی قتل کیا
جائے اور یہ نبیوں کی طرف سے ایک نشان تھا جس کے بعد فتح عظیم ہوئی۔ حالانکہ بمقابل مجرمین کے
اہل حق بھی ان کی تلوار سے قتل ہوتے تھے مگر بہت کم اور اس قدر نقصان سے نشان میں کچھ فرق نہیں آتا
تھا پس ایسا ہی اگر شاذ و نادر کے طور پر ہماری جماعت میں سے بعض کو باعث اسباب مذکورہ طاعون ہو
جائے تو ایسی طاعون نشان الٰہی میں کچھ بھی حرج انداز نہیں ہوگی۔ کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ میں
بار بار کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس پیشگوئی کو ایسے طور سے ظاہر کرے گا کہ ہر ایک طالب حق کو کوئی شک
نہیں رہے گا اور وہ سمجھ جائے گا کہ معجزہ کے طور پر خدا نے اس جماعت سے معاملہ کیا ہے بلکہ بطور

☆ مسیح موعود کے وقت میں طاعون کا پڑنا بائبل کی ذیل کی کتابوں میں موجود ہے۔ زکریا ۱۴/۱۲۔ انجیل متی ۲۴/۸۔ مکاشفات ۲۲/۸۔

9 جھوٹ: ”قرآن اور توریت سے ثابت ہے کہ آدم علیہ السلام بطور توام

(جوڑواں) پیدا ہوا تھا۔

(تریاق القلوب صفحہ 160، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 485)

(یہ بات واضح ہے کہ حضرت آدمؑ پہلے انسان تھے جو مٹی سے پیدا ہوئے تھے ان کے ساتھ ان کو کائی بھی جڑواں نہیں تھا۔)

10 جھوٹ: "اور چونکہ یہ بات مسلمانوں کے عقیدہ میں داخل ہے کہ آخری زمانہ میں ہزارہا مسلمان کہلانے والے یہودی صفت ہو جائیں گے اور قرآن شریف کے کئی ایک مقامات میں بھی یہ پیش گوئی موجود ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ 44، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 47)

﴿۱۶۰﴾ اور خاتم الخلفاء جس کو دوسرے لفظوں میں مسیح موعود کہنا چاہیئے اِسی طور سے پیدا ہونا ضروری تھا کہ وہ توام کی طرح تولد پاوے۔ اس طرح سے کہ پہلے اس سے لڑکی نکلے اور بعد اس کے لڑکا خارج ہو۔ تا وہ خاتم الولد ہو۔

سو واضح ہو کہ شیخ موصوف کی یہ پیشگوئی غالباً اُس کا کشف ہوگا مگر قرآن شریف پر نظر ڈال کر اس کی تصدیق پائی جاتی ہے۔ اور چونکہ شیخ کی یہ کتاب آخر الکتب ہے جس میں شیخ نے یہ تسلیم نہیں کیا کہ وہ خاتم الخلفاء عیسٰی ہے جو آسمان سے نازل ہوگا بلکہ اُس کو متولّد ہونے والا مانا ہے مگر توام کے طور پر اور شیخ کی تفسیر قرآن سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس بات کا قائل نہیں ہے کہ آسمان سے عیسٰی علیہ السلام نازل ہوگا اِس لئے ثابت ہوتا ہے کہ شیخ نے اگر کسی پہلی کتاب میں عقیدہ نزول عیسٰی بیان کیا ہے تو شیخ نے آخر کار اُس سے رجوع کر لیا ہے اور صوفیوں کی تالیفات میں ایسا بہت ہوتا ہے چنانچہ براہین احمدیہ میں قبل علم قطعی جو خدا سے منکشف ہوا اپنے خیال سے یہی لکھا گیا تھا کہ خود عیسٰی دوبارہ آئے گا۔ مگر خدا نے اپنی متواتر وحی سے اِس عقیدہ کو فاسد قرار دیا اور مجھے کہا کہ **تو ہی مسیح موعود** ہے۔

اور یاد رہے کہ اگر شیخ اس پیشگوئی میں بجائے شیث کے مسیح موعود کو آدم سے مشابہت دیتا تو بہتر تھا کیونکہ قرآن اور توریت سے ثابت ہے کہ آدم بطور توام پیدا ہوا تھا اور براہین احمدیہ میں آج سے بائیس برس پہلے میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ وحی شائع ہو چکی ہے کہ اردت ان استخلف فخلقت ادم اِس میں بھی اشارہ تھا کہ اوّل میں بھی توام تھا اور آخر میں بھی توام۔ اور میرا توام پیدا ہونا اور اوّل لڑکی اور بعد میں اُسی حمل سے میرا پیدا ہونا تمام گاؤں کے بزرگ سال لوگوں کو معلوم ہے اور جنانے والی دائی کی

ظہور پذیر ہو۔ اور کوئی گروہ ان میں سے عیسائیوں کے رنگ میں ہو جائے گا عیسائی بن جائے گا جو خدا کی رہنمائی سے بوجہ اپنی شراب خواری اور اباحت اور فسق و فجور کے بے نصیب ہو گئے تا وہ پیشگوئی جو آیت ولا الضآلین سے مترشح ہوتی ہے ظاہر ہو جائے۔ اور چونکہ یہ بات مسلمانوں کے عقیدہ میں داخل ہے کہ آخری زمانہ میں ہزارہا مسلمان کہلانے والے یہودی صفت ہو جائیں گے اور قرآن شریف کے کئی ایک مقامات میں بھی یہ پیشگوئی موجود ہے [...] عیسائی ہو جانا یا عیسائیوں کی سی بے قیدی اور آزاد زندگی اختیار کرنا خود مشہود و محسوس ہو رہا ہے بلکہ بہت سے لوگ مسلمان کہلانے والے ایسے ہیں کہ وہ عیسائیوں کی طرز معاشرت پسند کرتے ہیں اور مسلمان کہلا کر نماز روزہ اور حلال اور حرام کے احکام کو بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور یہ دونوں فرقے یہودی صفت اور عیسائی صفت اس ملک میں پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں سو یہ دو ﴿۴۴﴾ پیشگوئیاں سورۃ فاتحہ کی تو تم پوری ہوتی دیکھ چکے ہو اور بچشم خود مشاہدہ کر چکے ہو کہ کس قدر مسلمان یہودی صفت اور کس قدر عیسائیوں کے لباس میں ہیں۔ تو اب تیسری پیشگوئی خود ماننے کے لائق ہے کہ جیسا کہ مسلمانوں نے یہودی عیسائی بننے سے یہود نصاریٰ کی بدی کا حصہ لیا ایسا ہی اُن کا حق تھا کہ بعض افراد ان کے اُن مقدس لوگوں کے مرتبہ اور مقام سے بھی حصہ لیں جو بنی اسرائیل میں گزر چکے ہیں یہ خدائے تعالیٰ پر بدظنی ہے کہ اُس نے مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کی بدی کا تو حصہ دار ٹھہرا دیا ہے یہاں تک کہ اُن کا نام یہود بھی رکھ دیا مگر اُن کے رسولوں اور نبیوں کے مراتب میں سے اس اُمت کو کوئی حصہ نہ دیا پھر یہ اُمت خیر الامم کس وجہ سے ہوئی؟ بلکہ شر الامم ہوئی کہ ہر ایک نمونہ شر کا ان کو ملا مگر نیکی کا نمونہ نہ ملا۔ کیا ضرور نہیں کہ اِس اُمت میں بھی کوئی نبیوں اور رسولوں کے رنگ میں نظر آوے جو بنی اسرائیل کے تمام نبیوں کا وارث اور اُن کا ظل ہو؟ کیونکہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے بعید ہے کہ وہ اس اُمت میں اس زمانہ میں ہزارہا یہودی صفت لوگ تو پیدا کرے اور ہزارہا عیسائی مذہب میں داخل کرے مگر ایک شخص بھی ایسا

11 جھوٹ: ”قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ “

(حقیقت الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 87)

(یہ قرآن مجید پر جھوٹ تو ہے ہی ساتھ میں قرآن مجید کی توہین بھی ہے۔)

12 جھوٹ: "قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک جس جس جگہ توفی کا لفظ آیا ہے۔ ان تمام مقامات میں توفی کے معنی موت بھی لیے گئے ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 247، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 224 حاشیہ)

(یہ مرزا کا صریح جھوٹ ہے۔ قرآن شریف میں وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّىٰكُم بِاللَّيْلِ۔ اور اس کے علاوہ ایسی بہت سی آیات ہیں جن کا معنیٰ موت نہیں ہے۔)

﴿۸۴﴾ آور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا
اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں
یا عیسٰی انّی متوفیک ورافعک الیّ وجاعل الذین
اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور تجھے اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور میں تیرے
اتبعوک فوق الذین کفروا الٰی یوم القیامة ۔
تابعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔

اور توجہ سے شفایاب ہوئے ہیں میرا لڑکا **مبارک احمد** قریباً دو برس کی عمر میں ایسا بیمار ہوا کہ حالت یاس ظاہر ہو گئی اور ابھی میں دعا کر رہا تھا کہ کسی نے کہا کہ لڑکا فوت ہو گیا ہے یعنی اب بس کرو دعا کا وقت نہیں مگر میں نے دعا کرنا بس نہ کیا اور جب میں نے اسی حالت توجہ الی اللہ میں لڑکے کے بدن پر ہاتھ رکھا تو معاً مجھے اُس کا دم آتا محسوس ہوا اور ابھی میں نے ہاتھ اس سے علیحدہ نہیں کیا تھا کہ صریح طور پر لڑکے میں جان محسوس ہوئی اور چند منٹ کے بعد ہوش میں آ کر بیٹھ گیا۔

اور پھر طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا **شریف احمد** بیمار ہوا اور ایک سخت تپ محرقہ کے رنگ میں چڑھا جس سے لڑکا بالکل بیہوش ہو گیا اور بیہوشی میں دونوں ہاتھ مارتا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ اگرچہ انسان کو موت سے گریز نہیں مگر اگر لڑکا ان دنوں میں جو طاعون کا زور ہے فوت ہو گیا تو تمام دشمن اس تپ کو طاعون ٹھہرائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اُس پاک وحی کی تکذیب کریں گے کہ جو اس نے فرمایا ہے انی احافظ کلّ من فی الدار یعنی میں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔ اس خیال سے میرے دل پر وہ صدمہ وارد ہوا کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ قریباً رات کے بارہ بجے کا وقت تھا کہ جب لڑکے کی حالت ابتر ہو گئی اور دل میں
﴿۸۵﴾ خوف پیدا ہوا کہ یہ معمولی تپ نہیں یہ اور ہی بلا ہے تب میں کیا بیان کروں کہ میرے دل کی کیا حالت تھی کہ خدانخواستہ اگر لڑکا فوت ہو گیا تو ظالم طبع لوگوں کو حق پوشی کے لئے بہت کچھ سامان ہاتھ آ جائے گا۔ اسی حالت میں مَیں نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہو گیا اور معاً کھڑا ہونے کے ساتھ ہی مجھے وہ حالت میسر آ گئی جو استجابت دعا کے لئے ایک کھلی کھلی نشانی ہے اور مَیں اُس خدا کی

اور مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے کے بارہ میں ہمارے پاس اس قدر یقینی اور قطعی ثبوت ہیں کہ اُن کے مفصل لکھنے کے لئے اس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں پہلے قرآن شریف پر نظر غور ڈالو اور ذرا آنکھ کھول کر دیکھو کہ کیوں کر وہ صاف اور بیّن طور پر عیسیٰ بن مریم کے مرجانے کی خبر دے رہا ہے جس کی ہم کوئی بھی تاویل نہیں کر سکتے مثلاً یہ جو خدائے تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ کی طرف سے فرماتا ہے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ [1] کیا ہم اس جگہ تَوَفّی سے نیند مراد لے سکتے ہیں؟ کیا یہ معنے اس جگہ موزوں ہوں گے کہ جب تُو نے مجھے سُلا دیا اور میرے پر نیند غالب کر دی تو میرے سونے کے بعد تُو اُن کا نگہبان تھا ہرگز نہیں بلکہ توفّی کے سیدھے اور صاف معنے جو موت ہے وہی اس جگہ چسپاں ہیں۔☆ لیکن موت سے مراد وہ موت نہیں جو آسمان سے اُترنے کے بعد پھر وارد ہو کیونکہ جو سوال اُن سے کیا گیا ہے یعنی اُن کی اُمّت کا بگڑ جانا اُس وقت کی موت سے اس سوال کا کچھ علاقہ نہیں۔ کیا نصاریٰ اب صراط مستقیم پر ہیں؟ کیا یہ سچ نہیں کہ جس امر کے بارے میں خدائے تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم سے سوال کیا ہے وہ امر تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک ہی کمال کو پہنچ چکا ہے۔ ﴿۴۲۴﴾

ماسوا اس کے حدیث کی رُو سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فوت ہو جانا ثابت ہے چنانچہ تفسیر معالم کے صفحہ ۱۶۲ میں زیر تفسیر آیت يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ [2] لکھا ہے کہ علی بن طلحہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ اِنِّي مُمِيتُكَ یعنی میں تجھ کو مارنے والا ہوں اس پر دوسرے اقوال اللہ تعالیٰ کے دلالت کرتے ہیں قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ۔ [3] الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ ۔ [4] الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ۔ [5] غرض حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اعتقاد یہی تھا

☆ حاشیہ قرآن شریف میں اول سے آخر تک جس جس جگہ توفّی کا لفظ آیا ہے اُن تمام مقامات میں توفّی کے معنے موت ہی لئے گئے ہیں۔ منہ

[1] المائدۃ: ۱۱۸ [2] آل عمران: ۵۶ [3] السجدۃ: ۱۲ [4] النحل: ۳۳ [5] النحل: ۲۹

احادیث پر جھوٹ اور افتراء

1 جھوٹ: "آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 227)

(کسی بھی صحیح یا غریب حدیث یا کسی بھی حدیث کی کتاب میں یہ حدیث کسی کو نہیں ملی، نعوذ باللہ حضور ﷺ پر بہت بڑا جھوٹ ہے۔ اور جس نے حضور پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔)

2 جھوٹ: "ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا، تو آپ یہی فرمایا: کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گذرے ہیں اور فرمایا کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہ کاھنا۔ یعنی ہند میں ایک نبی گذرا ہے جو سیاہ رنگ تھا، اور نام اس کا کاہن تھا۔ یعنی کنھیا جس کو کرشن کہتے ہیں۔

(چشمہ معرفت صفحہ 11، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 382)

(آپ ﷺ پر بہت بڑا بہتان ہے یہ کسی غریب حدیث سے بھی ثابت نہیں، کسی حدیث کی کتاب کے مجموعے میں اس کا تذکرہ نہیں، اگر ہے تو ثابت کر کے دکھائیں؟!)

3 جھوٹ: "قرآن کریم واحادیث صحیحہ یہ امید اور بشارت بتواتر دے رہی ہیں کہ مثیل ابن مریم اور دوسرے مثیل بھی آئیں گے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 314)

4 جھوٹ: "کیا حدیثوں میں یہ مذکور نہیں کہ مثیل ابن مریم وغیرہ اس امت میں پیدا ہوں گے۔ تو پھر جب قرآن مسیح ابن مریم کو مارتا ہے اور حدیثیں مثیل ابن مریم کے آنے کا وعدہ دیتی ہیں تو اس صورت میں کیا اشکال باقی رہا؟"

(ازالہ اوہام حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 388)

(مسیح کا لفظ عیسیٰؑ کے لیے نہ قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے اور نہ ہی احادیث میں۔)

[illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ آج کی
تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی ا [illegible]
[illegible] اکثر علماء وفقراء اسی طرف گئے
ہیں کہ خضر بھی فوت ہو گیا کیونکہ مخبر صادق کے کلام میں کذب جائز نہیں مگر افسوس کہ ہمارے
علماء نے اس قیامت سے بھی مسیح کو باہر رکھ لیا تعجب کہ اور بنی اسرائیل کے انبیاء کی نسبت مسیح کو
کیوں زیادہ عظمت دی جاتی ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ ہمارے بھائی مسلمان کسی
ایسے زمانہ سے کہ جب سے بہت سے عیسائی دین اسلام میں داخل ہوئے ہوں گے اور کچھ ﴿۲۵۳﴾
کچھ حضرت مسیح کی نسبت اپنے مشرکانہ خیالات ساتھ لائے ہوں گے اس بے جا عظمت دینے
کے عادی ہو گئے ہیں جس کو قرآن شریف تسلیم نہیں کرتا اس لئے خاص طور پر مسیح کی تعریف
کے بارے میں اُن میں حد موزوں سے زیادہ غلو پایا جاتا ہے انصاف کی نظر سے دیکھنا چاہیے
کہ کتاب براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو آدم صفی اللہ کا مثیل قرار دیا اور کسی کو علماء
میں سے اس بات پر ذرہ رنج دل میں نہیں گذرا اور پھر مثیل نوح قرار دیا اور کوئی رنجیدہ
نہیں ہوا اور پھر مثیل یوسف علیہ السلام قرار دیا اور کسی مولوی صاحب کو اس سے غصہ نہیں
آیا اور پھر مثیل حضرت داؤد بیان فرمایا اور کوئی علماء میں سے رنجیدہ خاطر نہیں ہوا۔ اور
پھر مثیل موسیٰ کر کے بھی اس عاجز کو پکارا تو کوئی فقیہوں اور محدثوں میں سے مشتعل نہیں
ہوا یہاں تک کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو مثیل ابراہیم بھی کہا تو کسی شخص نے ایک

حدیث نبوی کا یہ فقرہ کہ میں چالیس دن تک قبر میں نہیں رہ سکتا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ
اوّل چند روز کو کیسا ہی مقدس آدمی ہو قبر سے اور اس عالم خاکی سے ایک بڑھا ہوا تعلق رکھتا ہے۔ کوئی
دینی خدمات کی زیادہ پیاس کی وجہ سے اور کوئی اور اور وجوہ سے اور پھر وہ تعلق ایسا کم ہو جاتا ہے کہ گویا ﴿۲۵۴﴾
وہ صاحب قبر۔ قبر میں سے نکل جاتا ہے ورنہ روح تو مرنے کے بعد اسی وقت بلا توقف آسمان پر
اپنے نفسی نقطہ پر جا ٹھہرتی ہے۔ منہ

نے عظمت اور قبولیت اُن کی دنیا کے بعض حصوں میں پھیلا دی ہے وہ درحقیقت
خدا کی طرف سے ہیں اور اُن کی آسمانی کتابوں میں گو دور دراز زمانہ کی وجہ سے
کچھ تبدیل تغییر ہوگئی ہو یا اُن کے معنی خلاف حقیقت سمجھے گئے ہوں مگر دراصل وہ
کتابیں منجانب اللہ اور عزت اور تعظیم کے لائق ہیں۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت
سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گذرے
ہیں اور فرمایا کہ کَانَ فِی الْھِنْدِ نَبِیًّا اَسْوَدَ اللَّوْنِ اِسْمُہٗ کَاھِنًا یعنی ہند میں ایک
نبی گذرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اُس کا کاہن تھا یعنی کنھیا جس کو کرشن کہتے ہیں۔
اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان پارسی میں بھی خدا نے کلام کیا ہے تو فرمایا کہ
ہاں خدا کا کلام زبان پارسی میں بھی اُترا ہے جیسا کہ وہ اُس زبان میں فرماتا ہے
''این مُشتِ خاک را گرنہ بخشم چہ کنم''۔ اور خدا نے قرآن شریف میں یہ بھی فرمایا ہے
مِنْھُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَیْکَ وَمِنْھُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَیْکَ[1] یعنی جس
قدر دُنیا میں نبی گذرے ہیں بعض کا اُن میں سے ہم نے قرآن شریف میں ذکر کیا
ہے اور بعض کا ذکر نہیں کیا۔ اس قول سے مطلب یہ ہے کہ تا مسلمان حسن ظن سے کام
لیں اور دُنیا کے ہر ایک حصہ کے نبی کو جو گذر چکے ہیں عزت اور تعظیم سے دیکھیں اور
بار بار قرآن شریف میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے مقصود مسلمانوں کو یہ سبق دینا
ہے کہ وہ دُنیا کے کسی حصہ کے ایسے نبی کی کسر شان نہ کریں جو ایک کثیر قوم نے
اُس کو قبول کر لیا تھا۔ یہ اصول نہایت ہی پیارا اور دلکش اصول ہے اور مسلمان اس
کے ساتھ جس قدر فخر کریں وہ بجا ہے کیونکہ دوسری قومیں بوجہ اس کے کہ اس
اصول کی پابند نہیں دُنیا کے اور انبیاء کی نسبت جو گذر چکے ہیں جن کی قبولیت
کروڑ ہا لوگوں میں پھیل چکی ہے ادنیٰ ادنیٰ اختلاف کی وجہ سے زبان درازی کے لئے

[1] المؤمن : ۷۹

پیدا ہونے کی وجہ سے یہودا کا پوتا ہی تھا اس وجہ سے اس کا نام سیلا ہی رکھ دیا گیا۔ اسی توریت
پیدائش باب ۴۸ آیت پندرہ ۱۵ میں حضرت یعقوب کی یہ دعا ذکر کی ہے کہ اُس نے یوسف ﴿۳۱۲﴾
کے لئے برکت چاہی اور یوسف کے لڑکوں کے لئے دعا کر کے کہا کہ وہ خدا جس نے ساری
عمر آج کے دن تک میری پاسبانی کی اِن جوانوں کو برکت دیوے اور جو میرا اور میرے باپ
دادوں ابراہام اور اسحاق کا نام ہے سو اُن کا رکھا جاوے۔ پس اللہ جلّشانہٗ کی اس عادت قدیمہ
سے انکار نہیں ہوسکتا کہ وہ روحانی مناسبت کی وجہ سے جو ایک کا نام ہے وہ دوسرے کا رکھ دیتا
ہے۔ ابراہیمی المشرب اس کے نزدیک ابراہیم ہے اور موسوی المشرب اس کے نزدیک موسیٰ
ہے اور عیسوی المشرب اس کے نزدیک عیسیٰ ہے اور جو اِن تمام مشربوں سے حصہ رکھتا ہے وہ
اِن تمام ناموں کا مصداق ہے۔ ہاں اگر کوئی امر بحث کے لائق ہے تو یہ ہے کہ ابن مریم کے
لفظ کو اس کے ظاہری اور متبادر معنوں سے کیوں پھیرا جائے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ بوجہ
قیام قرینہ قویہ کے کیونکہ قرآن کریم اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوضاحت ناطق ہے
کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ جاں بحق ہوا اور خدائے تعالیٰ کی طرف اُٹھایا گیا اور اپنے بھائیوں
میں جا ملا۔ اور رسول مقبول نبی آخر الزمان نے اپنی معراج کی رات میں یحییٰ نبی شہید کے

ا۔ قرآن کریم واحادیث صحیحہ یہ امید اور بشارت بتواتر دے رہی ہیں کہ مثیل ابن مریم اور
دوسرے مثیل بھی آئیں گے ﴿۳۱۳﴾
ت بداہت ثابت ہے کہ ابن مریم سے وہ ابن مریم
رسول اللہ مراد نہیں ہے جو فوت ہو چکا اور فوت شدہ جماعت میں جا ملا اور خدائے تعالیٰ
کی اس حکمت عجیبہ پر بھی نظر ڈالو کہ اُس نے آج سے قریباً دس برس پہلے اس عاجز کا نام
عیسیٰ رکھا اور بتوفیق وفضل خود براہین میں چھپوا کر ایک عالم میں اس نام کو مشہور کر دیا۔

روحانی خزائن جلد ۳ ۴۸۸ ازالہ اوہام حصہ دوم

بھائیو! کیوں کھسیانے بن کر بیہودہ باتیں کرتے ہو اور ناحق اپنے ذمہ گناہ لیتے ہو۔ خدائے تعالیٰ قرآن کریم میں اُس مسیح ابن مریم کو مار چکا جو اسرائیلی نبی تھا جس پر انجیل نازل ہوئی تھی۔ اب یہ لفظ اپنے گھر سے حدیثوں میں زیادہ مت کرو کہ وہی مسیح فوت شدہ پھر آئے گا۔ اے خدا کے بندو کچھ تو خدا سے ڈرو۔ کیا خدائے تعالیٰ آپ کے نزدیک اس بات پر قادر نہیں کہ وہ اپنے ایک بندہ میں ایک ایسی روح ڈال دیوے جس سے وہ ابن مریم کے روپ ﴿۵۳۶﴾
میں ہی ہو جائے [illegible] کیا حدیثوں میں یہ مذکور نہیں کہ مثیل ابن مریم وغیرہ اس اُمّت میں پیدا ہوں گے تو پھر جب قرآن مسیح ابن مریم کو مارتا ہے اور حدیثیں مثیل ابن مریم کے آنے کا وعدہ دیتی ہیں تو اس صورت میں کیا اشکال باقی رہا [illegible]

دراں ابن مریم خدائی نبود زموت و زفوتش رہائی نبود
رہا کرد خود راز شرک و دوئی توہم کن چنیں ابن مریم توئی

اے مولوی صاحبان فضولی کو چھوڑو اور مجھے کوئی ایک ہی حدیث ایسی دکھلاؤ کہ جو صحیح ہو اور جو مسیح کا خاکی جسم کے ساتھ زندہ اٹھایا جانا اور اب تک آسمان پر زندہ ہونا ثابت کرتی ہو اور تواتر کی حد تک پہنچی ہو اور اس مقدار ثبوت تک پہنچ گئی ہو جو عند العقل مفید یقین قطعی ہو جاوے اور صرف شک کی حد تک محدود نہ رہے آپ جانتے ہیں کہ قرآن کریم کی تمام آیات بیّنہ کیسی مفید یقین ہیں۔ اب جبکہ ہمارا دعویٰ مبنی بر نصوص بیّنہ قرآنیہ ہے اور اس کی ﴿۵۳۷﴾
تائید میں صحیح حدیثیں بھی ہمارے پاس ہیں اور ایسا ہی اقوال سلف و خلف بھی ہماری تائید میں کچھ تھوڑے نہیں اور الہامی شہادت ان سب کے علاوہ ہے سو اب تم انصاف کے ترازو لے کر بیٹھ جاؤ اور ایک پلّہ میں اپنے خیالات رکھو اور دوسرے پلّہ میں ہماری یہ سب وجوہات۔ اور آپ ہی انصاف کر لو۔ خوب سوچ لو کہ اگر ہمارے پاس صرف نصوص قرآن کریم ہی ہوتیں تو فقط وہی کافی تھیں۔ اب جس حالت میں بعض حدیثیں بھی ان

5 جھوٹ: احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا، اور وہ چودہویں صدی کا مجدد ہو گا۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم (ضمیمہ)، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 359)

("احادیث میں آنے کا مطلب یہ ہے، کہ بہت سی احادیث میں اس کا تذکرہ ہو گا، جبکہ پورے مجموعہ احادیث میں ایک بھی ضعیف سے ضعیف حدیث اس کے بارے میں نہیں آئی کہ جس میں حضور ﷺ نے چودہویں صدی میں مسیح موعود کے آنے کا تذکرہ کیا ہو۔)

نوٹ: قادیانیوں کو یہ جھوٹی بات رٹوائی جاتی ہے کہ مہدی نے چودہویں صدی میں حدیث کے مطابق آنا تھا جبکہ ایسی کسی حدیث کا وجود ہی نہیں ہے ہر قادیانی نے اس بات کو رٹا ہوا ہے لہذا قادیانیوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنی آخرت کے بارے میں سوچیں۔

عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰؑ سے چودھویں صدی میں پیدا ہوئے تھے۔ مَیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے چودھویں صدی میں ظاہر ہوا ہوں اور اس آخری زمانہ کی نسبت خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ خبریں بھی دی تھیں کہ کتابیں اور رسالے بہت سے دنیا میں شائع ہو جائیں گے اور قوموں کی باہمی ملاقات کے لئے راہیں کھل جائیں گی۔ اور دریاؤں میں سے بکثرت نہریں نکلیں گی۔ اور بہت سی نئی کانیں پیدا ہو جائیں گی۔ اور لوگوں میں مذہبی امور میں بہت سے تنازعات پیدا ہوں گے۔ اور ایک قوم دوسری قوم پر حملہ کرے گی۔ اور اسی اثناء میں آسمان سے ایک صُور پھونکی جائے گی۔ یعنی خدا تعالیٰ مسیح موعود کو بھیج کر اشاعت دین کے لئے ایک تجلّی فرمائے گا۔ تب دین اسلام کی طرف ہر ایک ملک میں سعید الفطرت لوگوں کو ایک رغبت پیدا ہو جائے گی۔ اور جس حد تک خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے تمام زمین کے سعد لوگوں کو اسلام پر جمع کرے گا۔ تب آخر ہوگا۔ سو یہ تمام باتیں ظہور میں آگئیں۔ ا[illegible]ں احادیثِ صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا۔ اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔ [illegible] وہ اپنی پیدائش کی رُو سے دو صدیوں میں اشتراک رکھے گا۔ اور دو نام پائے گا۔ اور اُس کی

حاشیہ

ہوا تھا مگر یہ انہوں نے غلطی کی ہے۔ یہودیوں کی تاریخ سے بالاتفاق ثابت ہے کہ یسوع یعنی حضرت عیسیٰ موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اور وہی قول صحیح ہے اگرچہ مشابہت کے ثابت کرنے کے لئے پوری مطابقت ضروری نہیں ہوا کرتی جیسا کہ اگر کسی آدمی کو کہیں کہ یہ شیر ہے تو یہ ضروری نہیں کہ شیر کی طرح اس کے پنجے اور کھال ہو اور دُم بھی ہو اور آواز بھی شیر کی طرح رکھتا ہو بلکہ ایک شخص کو دوسرے کا مثیل ٹھہرانے میں ایک حد تک مشابہت کافی ہوتی ہے۔ پس اگر عیسائیوں کا قول قبول کرلیں کہ حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ سے پندرھویں صدی میں ہوئے تھے تاہم مضائقہ نہیں کیونکہ چودھویں اور پندرھویں صدی باہم ملحق ہیں اور اس قدر فرق زمانہ کا مشابہت میں کچھ حرج نہیں ڈالتا مگر ہم اس جگہ یہودیوں کے قول کو ترجیح دیتے ہیں جو کہتے ہیں کہ یسوع یعنی حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ کے بعد عین چودھویں صدی میں مدعی نبوت ہوا تھا کیونکہ ان کے ہاتھ میں جو عبرانی توریت ہے وہ بہ نسبت عیسائیوں کے تراجم کے صحیح ہے۔ منہ

6 جھوٹ: پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہو گا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا۔ اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔

(ضرورۃ الامام صفحہ 5، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 475)

(یہ احادیث پر جھوٹ بولنے کے ساتھ ساتھ انبیاءؑ کی کتابوں پر بھی اختراء ہے۔)

7 جھوٹ: "پھر اسی بخاری کے صفحہ 1080 میں یہ حدیث ہے وھذا الکتب الذی ھدی اللہ بہ رسولکم فخذوا بہ تھتدوا یعنی اسی قرآن سے تمھارے رسولؐ نے ہدایت پائی ہے سو تم بھی اسی کو اپنا رہنما پکڑو تا تم ہدایت پائو......پھر بخاری میں یہ بھی حدیث ہے حسبنا کتٰب اللہ ماکان من شرط لیس فی کتٰب اللہ فھو باطل قضاء اللہ احق دیکھو صفحہ 348,377,290۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 610)

(صحیح بخاری کے مذکورہ صفحات تو کیا پوری صحیح بخاری بلکہ پورے ذخیرہ احادیث میں یہ الفاظ

حدیث کے حوالے سے کہیں بھی نہیں۔)

8 جھوٹ: اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لیے آواز آئے گی کہ ھٰذَا خَلِیْفَۃُ اللہِ الْمَھْدِیُّ۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ 42 روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 337)

(صحیح بخاری میں یہ حدیث کہیں بھی نہیں ہے۔)

9 جھوٹ: بعض پیشگوئیوں کی نسبت آنحضرت ﷺ نے خود اقرار کیا کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی۔

(ازالہ اوہام حصہ اول، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 307)

(اناللہ وانا الیہ راجعون حضور ﷺ کی ذات پر بڑا جھوٹ اور بہتان ہے۔)

سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبّر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو اس کو تعبد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے۔ اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے۔ اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے۔ اور یہ ایک عام قانون اور سنت الٰہی ہے جو ہمیں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی رہنمائی سے معلوم ہوا اور ذاتی تجارب [illegible] پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ

﴿۵﴾ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔ [illegible] روحانیت کا پرتوہ ہوگا۔ جیسا کہ دیوار پر آفتاب کا سایہ پڑتا ہے تو دیوار منور ہو جاتی ہے۔ اور اگر چونہ اور قلعی سے سفید کی گئی ہو تو پھر تو اور بھی زیادہ چمکتی ہے۔ اور اگر اس میں آئینے نصب کئے گئے ہوں تو ان کی روشنی اس قدر بڑھتی ہے کہ آنکھ کو تاب نہیں رہتی۔ مگر دیوار دعویٰ نہیں کر سکتی کہ یہ سب کچھ ذاتی طور پر مجھ میں ہے۔ کیونکہ سورج کے غروب کے بعد پھر اس روشنی کا نام و نشان نہیں رہتا۔ پس ایسا ہی تمام الہامی انوار امام الزمان کے انوار کا انعکاس ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی قسمت کا پھیر نہ ہو اور خدا کی طرف سے کوئی ابتلا نہ ہو تو سعید انسان جلد اس دقیقہ کو سمجھ سکتا ہے اور خدانخواستہ اگر کوئی اس الٰہی راز کو نہ سمجھے اور امام الزمان کے ظہور کی خبر سن کر اس سے تعلق نہ پکڑے تو پھر اول ایسا شخص امام سے استغنا ظاہر کرتا ہے اور پھر استغنا سے اجنبیت پیدا ہوتی ہے اور پھر اجنبیت سے سوءِ ظن بڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور پھر سوءِ ظن سے عداوت پیدا ہوتی ہے اور پھر عداوت سے نعوذ باللہ سلب ایمان تک نوبت پہنچتی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت ہزاروں راہب ملہم اور اہل کشف تھے اور نبی آخر الزمان کے قرب ظہور کی بشارت سنایا کرتے تھے لیکن جب انہوں نے امام الزمان کو جو خاتم الانبیاء تھے قبول نہ کیا

بقیہ حاشیہ فمعناہ کل من کان فی صفتہا لقولہ تعالٰی الا عبادک منہم المخلصین
یعنی علامہ زمخشری نے بخاری کی اس حدیث میں طعن کیا ہے اور اس کی صحت میں اس کو شک ہے اور ﴿۹۲۸﴾
کہا ہے کہ یہ حدیث معارض قرآن ہے اور فقط اس صورت میں صحیح متصور ہو سکتی ہے کہ اس کے یہ
معنے کئے جاویں کہ مریم اور ابن مریم سے مراد تمام ایسے لوگ ہیں جو اُن کی صفت پر ہوں۔ ماسوا اس
کے حسب آیت فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ [1] اور بحسب آیت کریمہ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ
وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ [2] ہریک حدیث جو صریح آیت کے معارض پڑے رد کرنے کے لائق ہے۔
اور آخری نصیحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی تھی کہ تم نے تمسک بکتاب اللہ کرنا۔ جیسا کہ بخاری
کے صفحہ ۷۵۱ میں یہ حدیث درج ہے کہ اوصی بکتاب اللہ۔ اسی وصیت پر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم انتقال کر گئے۔ پھر اسی بخاری کے صفحہ ۱۰۸۰ میں یہ حدیث ہے و ھذا الکتٰب الذی
ھدی اللّٰہ بہ رسولکم فخذوا بہ تہتدوا یعنی اسی قرآن سے تمہارے رسول نے ہدایت پائی
ہے سو تم بھی اسی کو اپنا رہنما پکڑو تا تم ہدایت پاؤ۔ پھر بخاری کے صفحہ ۴۵۰ میں یہ حدیث ہے مــا
عندنا شیء الا کتاب اللّٰہ یعنی کتاب اللہ کے سوا ہمارے پاس اور کوئی چیز نہیں جس سے
بالاستقلال تمسک پکڑیں۔ پھر بخاری کے صفحہ ۱۰۸۳ میں یہ حدیث ہے حسبکم القرآن یعنی تمہیں
قرآن کافی ہے۔ پھر بخاری میں یہ بھی حدیث ہے حسبنا کتٰب اللّٰہ ما کان من شرط لیس ﴿۹۲۹﴾
فی کتٰب اللّٰہ فھو باطل قضاء اللّٰہ احق دیکھو صفحہ ۲۹۰، ۳۷۷، ۳۲۸۔ اور یہی اصول محکم
اُمت کا رہا ہے۔ چنانچہ توضیح میں لکھا ہے انما یرد خبر الواحد من معارضۃ الکتاب. پس
جس صورت میں خبر واحد جس میں احادیث بخاری و مسلم بھی داخل ہیں بحالت معارضہ کتاب اللہ رد
کرنے کے لائق ہے۔ تو پھر کیا یہ ایمانداری ہے کہ اگر کسی آیت کا کسی حدیث سے تعارض معلوم ہو تو
آیت کے زیر و زبر کرنے کی فکر میں ہو جائیں اور حدیث کی تاویل کی طرف رُخ بھی نہ کریں۔

[1] الاعراف:۱۸۶ [2] الجاثیة:۷

یہ چند احکام بطور نمونہ ہم نے لکھے ہیں اس میں ایک تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی سوچ سکتا ہے کہ بظاہر یہ تمام خطاب صحابہ کی طرف ہے لیکن درحقیقت تمام مسلمان ان احکام پر عمل کرنے کیلئے مامور ہیں نہ یہ کہ صرف صحابہ مامور ہیں وبس۔ غرض قرآن کا اصلی اور حقیقی اسلوب جس سے سارا قرآن بھرا پڑا ہے یہ ہے کہ اس کے خطاب کے مورد حقیقی اور واقعی طور پر تمام وہ مسلمان ہیں جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے گو بظاہر صورت خطاب صحابہ کی طرف راجع معلوم ہوتا ہے پس جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ یہ وعدہ یا وعید صحابہ تک ہی محدود ہے وہ قرآن کے عام محاورہ سے عدول کرتا ہے اور جب تک پورا ثبوت اس دعویٰ کا پیش نہ کرے تب تک وہ ایسے طریق کے اختیار کرنے میں ایک ملحد ہے کیا قرآن صرف صحابہ کے واسطے ہی نازل ہوا تھا۔ اگر قرآن کے وعد اور وعید اور تمام احکام صحابہ تک ہی محدود ہیں تو گویا جو بعد میں پیدا ہوئے وہ قرآن سے بکلی بے تعلق ہیں۔ **نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات۔**

اور یہ کہنا کہ حدیث میں آیا ہے کہ خلافت تیس سال تک ہوگی عجیب فہم ہے جس حالت میں قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۔ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ[1] تو پھر اس کے مقابل [illegible] اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لیے آواز آئے گی **ھذا خلیفة اللہ المھدی** اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے لیکن وہ حدیث جو معترض صاحب نے پیش کی ہے اس میں کئی طرح کا جرح ہے اور اس کی صحت میں کلام ہے کیا معترض نے غور نہیں کی کہ جو آخری زمانہ کی نسبت بعض خلیفوں کے ظہور کی خبریں دی گئی ہیں کہ حارث آئے گا۔ مہدی آئے گا۔ آسمانی خلیفہ آئے گا۔ یہ خبریں حدیثوں میں ہیں یا کسی اور کتاب میں۔ احادیث سے یہ ثابت ہے کہ زمانے تین ہیں۔ ﴿۴۲﴾

[1] الواقعۃ: ۴۰، ۴۱

اُن مقامات کو جن میں مسیح کی موت کا ذکر ہے یونہی بحث سے خارج سمجھ کر خاموشی اختیار کرتے
﴿۳۰۰﴾ اور اگر فرض کے طور پر یہ بھی مان لیں کہ کوئی صحابہ میں سے یہی سمجھ بیٹھا تھا کہ ابن مریم سے ابن
مریم ہی مراد ہے تو تب بھی کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ پیشگوئیوں کے سمجھنے میں قبل اس کے
جو پیشگوئی ظہور میں آوے بعض اوقات نبیوں نے بھی غلطی کھائی ہے پھر اگر کسی صحابی نے غلطی
کھائی تو کون سے بڑے تعجب کی بات ہے۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست
اور فہم تمام اُمت کی مجموعی فراست اور فہم سے زیادہ ہے بلکہ اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش
میں نہ آجائیں تو میرا تو یہی مذہب ہے جس کو دلیل کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں کہ تمام نبیوں کی
فراست اور فہم آپ کی فہم اور فراست کے برابر نہیں مگر پھر بھی بعض پیشگوئیوں کی نسبت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اقرار کیا ہے کہ میں نے اُن کی اصل حقیقت سمجھنے میں
غلطی کھائی جیسا کہ ابھی اس سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف
طور پر فرما دیا تھا کہ میری وفات کے بعد میری بیبیوں میں سے پہلے وہ مجھ سے ملے گی
جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہی بیبیوں نے
﴿۳۰۱﴾ باہم ہاتھ ناپنے شروع کر دیے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس پیشگوئی کی اصل
حقیقت سے خبر نہ تھی اس لئے منع نہ کیا کہ یہ خیال تمہارا غلط ہے۔ آخر اس غلطی کو پیشگوئی
کے ظہور کے وقت نے نکالا۔ اگر زمانہ اُن بیبیوں امہات المومنین کو مہلت دیتا اور وہ
سب کی سب ہمارے اس زمانہ تک زندہ رہتیں تو صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کے عہد سے
لے کر آج تک تمام اُمت کا اسی بات پر اتفاق ہو جاتا کہ پہلے لمبے ہاتھ والی بی بی فوت
ہوگی اور پھر ظہور کے وقت جب کوئی اور ہی بیوی پہلے فوت ہو جاتی جس کے اوروں کی
نسبت لمبے ہاتھ نہ ہوتے تو اس تمام اجماع کو کیسی خجالتیں اُٹھانی پڑتیں اور کس طرح
ناحق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کراتے اور اپنے ایمان کو شبہات میں ڈالتے۔

10 جھوٹ: "قرآن شریف اور اس کتاب میں جو اصح الکتاب بعد کتُب اللہ ہے صاف گواہی دی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں، اور اس شہادت میں صرف امام بخاری رضی اللہ عنہ متفرد نہیں بلکہ امام ابن حزم اور امام مالک رضی اللہ عنہما بھی موت عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں، اور ان کا قائل ہونا گویا امت کے تمام اکابر کا قائل ہونا ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ 39، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 269)

11 جھوٹ: "اور سچ یہ ہے کہ بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں اور ایسی تمام حدیثیں موضوع اور بے اصل اور بناوٹی ہیں۔"

(کشف الغطاء صفحہ 13، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 193)

وقوع میں نہیں آیا وہ جو ظنی ہے اور معلوم نہیں کہ کس پہلو سے وقوع میں آوے آیا ظاہری طور پر یا مجازات کے رنگ میں۔ کیونکہ پیشگوئیوں میں دونوں احتمال ہوتے ہیں لیکن جو حصہ وقوع میں آ کر یقینی مرتبہ تک پہنچ گیا ہے۔ وہ یہی چاہتا ہے کہ جو امور اس کے نقیض واقع ہوں وہ استعارات کے رنگ میں ظاہر ہوں۔ تا خدا کی پیشگوئیوں میں تناقض لازم نہ آوے۔ اور وہ دلائل یہ ہیں:-

(۱) حق کے طالبوں کے لئے سب سے پہلے میں یہ امر پیش کرتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات قرآن شریف سے ثابت ہے۔ اس سے زیادہ کیا ثبوت ہوگا کہ آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي [1] نے صاف اس بات کا فیصلہ کر دیا ہے کہ عیسائی عقیدہ میں جس قدر بگاڑ اور فساد ہوا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ہوا۔ اب اگر حضرت عیسیٰ کو زندہ مان لیں اور کہیں کہ اب تک وہ فوت نہیں ہوئے تو ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ نصاریٰ نے بھی اب تک اپنے عقائد کو نہیں بگاڑا کیونکہ آیت موصوفہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ نصاریٰ کے عقیدوں کا بگڑنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ہوگا۔ رہی یہ بات کہ توفی کے اس جگہ کیا معنے ہیں؟ اس کا فیصلہ نہایت صفائی سے صحیح بخاری میں ہو گیا ہے کہ توفی مارنے کو کہتے ہیں۔ یہ قول ابن عباسؓ ہے جس کو حدیث كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِح کے ساتھ بخاری میں اور بھی تقویت دی گئی ہے اور [illegible] ﴿۳۹﴾

قرآن شریف اور اس کتاب میں جو اَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللهِ ہے صاف گواہی دی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے اور اس شہادت میں صرف امام بخاری رضی اللہ عنہ متفرد نہیں بلکہ امام ابن حزم اور امام مالک رضی اللہ عنہما بھی موت عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں اور ان کا قائل ہونا گویا اُمت کے تمام اکابر کا قائل ہونا ہے [illegible] مخالفت کرتے تو البتہ کسی کتاب میں اس کا ذکر ہوتا۔

اس جگہ یاد رہے کہ ہمارے دعویٰ کی بنیاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہے۔ اب دیکھو یہ بنیاد کس قدر مضبوط اور محکم ہے جس کی صحت پر قرآن شریف گواہی دے رہا ہے۔

[1] المائدة:۱۱۸

اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں کہ مجھے تمام اخلاقی حالتوں میں خدائے قیوم نے حضرت مسیح علیہ السلام کا نمونہ ٹھہرایا ہے تا امن اور نرمی کے ساتھ لوگوں کو روحانی زندگی بخشوں۔ میں نے اس نام کے معنے یعنی مسیح موعود کے صرف آج ہی اس طور سے نہیں کئے بلکہ آج سے انیس ۱۹ برس پہلے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں بھی یہی معنے کئے ہیں۔

ممکن ہے کہ کئی لوگ میری ان باتوں پر ہنسیں یا مجھے پاگل اور دیوانہ قرار دیں کیونکہ یہ باتیں دنیا کی سمجھ سے بڑھ کر ہیں اور دنیا ان کو شناخت نہیں کر سکتی خاص کر قدیم فرقوں کے مسلمان جن کے ایسی پیشگوئیوں کی نسبت خطرناک اصول ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک ایسے مہدی کی انتظار ہے جو فاطمہ مادر حسین کی اولاد میں سے ہوگا اور نیز ایسے مسیح کی بھی انتظار ہے جو اس مہدی سے مل کر مخالفانِ اسلام سے لڑائیاں کرے گا۔ مگر میں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ سب خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں اور ایسے خیالات کے ماننے والے سخت غلطی پر ہیں۔ ایسے مہدی کا وجود ایک فرضی وجود ہے جو نادانی اور دھوکا سے مسلمانوں کے دلوں میں جما ہوا ہے اور سچ یہ ہے کہ بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں اور ایسی تمام حدیثیں موضوع اور بے اصل اور بناوٹی ہیں جو غالباً بنی عباس کے وقت میں بنائی گئیں۔ اور سچ اور صحیح صرف اس قدر ہے کہ ایک شخص عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر آنے والا بیان کیا گیا ہے کہ جو نہ لڑے گا اور نہ خون کرے گا اور غربت اور مسکینی اور حلم اور براہین شافیہ سے دلوں کو حق کی طرف پھیرے گا۔ سو خدا نے کھلے کھلے کلام اور نشانوں
﴿۱۳﴾ کے ساتھ مجھے خبر دی ہے کہ وہ شخص تو ہی ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے آسمانی نشان نازل کئے ہیں اور غیب کے بھید اور آنے والی باتیں میرے پر ظاہر فرمائی ہیں اور وہ معارف مجھ کو عطا کئے ہیں کہ دنیا ان کو نہیں جانتی۔ اور یہ میرا عقیدہ کہ کوئی خونی مہدی دنیا میں آنے والا نہیں تمام مسلمانوں سے الگ عقیدہ ہے اور میں نے اس عقیدہ کو اپنی تمام جماعت اور لاکھوں انسانوں میں شائع کیا ہے۔ اور یہ مسلمانوں کی امیدوں کے

انبیاء کے بارے میں جھوٹ

1 جھوٹ: کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں کبھی غلطی نہ کھائی ہو۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم صفحہ 87، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 247)

(کیونکہ مرزا غلام احمد کی اپنی ساری پیش گوئیاں جھوٹی ہوئیں تو اپنی جھوٹی پیش گوئیوں پر شرمندہ ہونے کے بجائے اپنی شرمندگی کو اس طریقے چھپالیا، کہ میری پیش گوئی اگر جھوٹی ہوئی ہے تو پہلے انبیاء کی پیشین گوئیاں بھی نعوذباللہ جھوٹی ہوتی تھیں۔)

2 جھوٹ: "اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔"

(اربعین نمبر 4 صفحہ 13، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442)

(یہ ہمارے زمانے کی بریکنگ نیوز ہے، کسی قادیانی سے پوچھا جائے وہ دل پر ہاتھ رکھ کر، مرزا غلام احمد قادیانی کی تصویر کو سامنے رکھ کر بتائے، کہ آیا ایسے شخص کو دیکھنے کی خواہش انبیاء علیہم السلام کر سکتے ہیں؟)

اور ایک کلام دوسرے کی تشریح کرتا ہے۔ اس کی طرف کوئی نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا اور انسانی الفاظ کو پیش کرتے ہیں جس کی غلطی کا الہام الٰہی ذمہ وار نہیں۔ مسلمانوں کی اولاد کہلا کر اس قدر تعصب۔ خدا جانے اس کا وبال آئندہ کیا ہوگا۔

ماسوا اس کے ہمیں اس بات سے انکار نہیں ہے کہ پیش از وقت کسی پیشگوئی کی پوری حقیقت نہیں کھلتی اور ممکن ہے کہ [illegible] ہم [illegible] غلطی بھی [illegible] لئے کوئی نبی دُنیا میں ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں کبھی غلطی نہ کھائی ہو۔ [illegible] قبل [illegible] پیشگوئی [illegible] غلطی [illegible] تو اس پیشگوئی کی شان اور عزت میں فرق نہیں آئے گا۔ کیونکہ ربانی پیشگوئی ایک خارق عادت اور انسانی نظر سے بلند اور انسانی خیالات سے برتر ہے۔ کیا آپ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ فرق آجاتا ہے اگر یہی حال ہے تو مَیں ایک لمبی فہرست ایسی پیشگوئیوں کی آپ کو دے سکتا ہوں جن کے سمجھنے میں اولوالعزم نبیوں نے غلطی کھائی تھی۔ مگر مَیں یقین رکھتا ہوں کہ آپ بعد اس کے ایسا اعتراض ہرگز نہیں کریں گے اور متنبہ ہو جائیں گے کہ یہ اعتراض کہاں تک پہنچتا ہے صاف ظاہر ہے کہ جب پیشگوئی ظہور میں آجائے اور اپنے ظہور سے اپنے معنے آپ کھول دے اور اُن معنوں کو پیشگوئی کے الفاظ کے آگے رکھ کر بدیہی طور پر معلوم ہو کہ وہی سچے ہیں تو پھر ان میں نکتہ چینی کرنا ایمانداری نہیں ہے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ الہام مذکورہ بالا کے یہی معنے ہیں کہ ایک حصۂ ملک کی عمارتیں گر جائیں گی۔ پس اس صورت میں یہ الہام اپنے ظاہری معنوں کے رُو سے طاعون پر کیونکر صادق آسکتا ہے۔ اور جس حالت میں ایک حادثہ سے عمارتیں گر گئیں تو وہی حادثہ مصداق اس پیشگوئی کا ہوگا۔ کیا طاعون میں بھی عمارتیں گرا کرتی ہیں۔ پھر ماسوا اس کے اس پیشگوئی سے پہلے الہام میں جو صرف پانچ ماہ پہلے اسی اخبار میں شائع ہو چکا تھا صاف طور پر زلزلہ کا لفظ موجود ہے اور الہامی لفظ یہ ہیں کہ ”زلزلہ کا دھکا“۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ اُسی اخبار میں ایک آنے والے زلزلہ کی خبر دی گئی ہے۔ «۸۷»

اِطّلاع

مَیں نے اپنا ارادہ یہ ظاہر کیا تھا کہ اس رسالہ اربعین کے چالیس اشتہار جدا جدا شائع کروں۔ اور میرا خیال تھا کہ مَیں صرف ایک ایک صفحہ کا اشتہار یا کبھی ڈیڑھ صفحہ یا غایت کار دو صفحہ کا اشتہار شائع کروں گا اور یا کبھی شائد تین یا چار صفحہ لکھنے کا اتفاق ہو جائے گا۔ لیکن ایسے اتفاقات پیش آگئے کہ اس کے برخلاف ظہور میں آیا اور نمبر دوؔ اور تین اور چار رسالوں کی طرح ہو گئے۔ چنانچہ اس رسالہ کی قریباً سترؔ صفحہ تک نوبت پہنچ گئی اور در حقیقت وہ امر پورا ہو چکا جس کا مَیں نے ارادہ کیا تھا اس لئے مَیں نے اِن رسائل کو صرف چار نمبر تک ختم کر دیا اور آئندہ شائع نہیں ہوگا۔ جس طرح ہمارے خدائے عزّ و جلّ نے اوّل پچاس نمازیں فرض کیں پھر تخفیف کر کے پانچ کو بجائے پچاس کے قرار دے دیا۔ اِسی طرح مَیں بھی اپنے ربّ کریم کی سنت پر ناظرین کے لئے تخفیف تصدیع کر کے نمبر چار کو بجائے نمبر چالیس کے قرار دے دیتا ہوں اور اپنی اس تحریر کو اپنی جماعت کے لئے چند نصیحتوں پر ختم کرتا ہوں۔

نَصَائح

اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اُس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔ ﴿۱۳﴾

دوستو! تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لئے ہو۔ اپنے اصلی گھروں کو

3 جھوٹ: "ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا مگر حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰؑ نے ایک یہودی استاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔۔۔۔

سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن اور حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسّر یا محدّث کی شاگردی اختیار کی ہے"

(ایام الصلح صفحہ 128، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 394)

(حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ پر جھوٹ اور بہتان ہے، کیونکہ انبیاءؑ کا استاد نہیں ہوتا۔)

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى[۱] اس کی تفصیل یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی اُستاد سے نہیں پڑھا تھا مگر حضرت عیسےٰ اور حضرت موسیٰ مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ نے ایک یہودی اُستاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔ غرض اس لحاظ سے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی استاد سے نہیں پڑھا خدا آپ ہی استاد ہوا اور پہلے پہل خدا نے ہی آپ کو اِقْـرَءْ کہا۔ یعنی پڑھ۔ اور کسی نے نہیں کہا اس لئے آپ نے خاص خدا کے زیر تربیت تمام دینی ہدایت پائی اور دوسرے نبیوں کے دینی معلومات انسانوں کے ذریعہ سے بھی ہوئے۔ سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن اور حدیث میں کسی اُستاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو مَیں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ مَیں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسّر یا محدّث کی شاگردی اختیار کی ہے۔ پس یہی مہدویّت ہے جو نبوّت محمدیہ کے [illegible] واسطہ میرے پر کھولے گئے۔ اور جس طرح مذکورہ بالا وجہ سے آنے والا مہدی کہلائے گا اسی طرح وہ مسیح بھی کہلائے گا کیونکہ اس میں حضرت ﴿۴۲۸﴾
عیسیٰ علیہ السلام کی روحانیت بھی اثر کرے گی۔ لہٰذا وہ عیسیٰ ابن مریم بھی کہلائے گا اور جس طرح ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے اپنے خاصۂ مہدویّت کو اس کے اندر پھونکا

☆ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبد بھی ہے اور اس لئے خدا نے عبد نام رکھا کہ اصل عبودیت کا خضوع اور ذلّ ہے اور عبودیت کی حالت کاملہ وہ ہے جس میں کسی قسم کا غلو اور بلندی اور عُجب نہ رہے اور صاحب اس حالت کا اپنی عملی تکمیل محض خدا کی طرف سے دیکھے اور کوئی ہاتھ درمیان نہ دیکھے☆۔ عرب کا محاورہ ہے کہ وہ کہتے ہیں مَـوْرٌ

☆ نوٹ:۔ یہ مرتبہ عبودیّت کاملہ جو انسان اپنی عملی تکمیل محض خدا تعالیٰ کی طرف سے دیکھے بجز اس مہدیٔ کامل کی جس کی عملی تکمیل تمام و کمال محض خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہوئی ہو دوسرے کو میسّر نہیں آ سکتا کیونکہ اپنی جہد اور کوشش کا اثر ضرور ایک ایسا خیال پیدا کرتا ہے کہ جو عبودیت تامہ کے منافی ہے۔ اس لئے مرتبہ عبودیت کاملہ بھی بوجہ اس کے جو مرتبہ مہدویت کاملہ کے تابع ہے بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی دوسرے کو بوجہ کمال حاصل نہیں۔ ذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء فاشهدوا انّا نشهد انّ محمدًا عبداللّٰہ و رسولہ۔ منہ

[۱] الضحیٰ: ۸

4 جھوٹ: مسیح موعود کے لیے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ دو زَرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا سو یہ وہی دو زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں انبیاءؑ کے اتفاق سے زَرد چادر کی تعبیر بیماری ہے اور دو زرد چادریں دو بیماریاں ہیں جو دو حصہ بدن پر مشتمل ہیں اور میرے پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی کھولا گیا ہے کہ دو زَرد چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ پُورا ہوتا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 307، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 320)

(کسی بھی نبی نے زرد چادروں کی وضاحت بیماری سے نہیں کی۔ یہ انبیاءؑ پر واضح اور کھلا جھوٹ ہے۔)

5 جھوٹ: تمام نبیوں نے ابتداء سے آج تک میرے لیے خبریں دی ہیں۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 63، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 64)

(تمام انبیاء تو کجا کسی ایک نبی کی کسی کتاب میں مرزا غلام احمد قادیانی کا کوئی تذکرہ نہیں ہے، یہ انبیاءؑ پر صاف جھوٹ بولا ہے۔)

تے کے لئے ضروری ہے پورے طور پر میسر آ گیا ہاں دو مرض میرے لاحق حال ہیں ایک بدن کے ﴿۳۰۷﴾
اوپر کے حصہ میں۔ اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ میں اوپر کے حصہ میں دوران سر ہے اور
نیچے کے حصہ میں کثرتِ پیشاب ہے اور یہ دونوں مرضیں اُسی زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے
میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے میں نے [illegible]
مگر منع میں جواب پایا اور میرے دل میں القاء کیا گیا کہ ابتدا سے مسیح موعود کے لئے یہ نشان
مقرر ہے کہ وہ دو زرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اُترے
گا۔ سو یہ وہی دو زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء
علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے اور دو زرد چادریں دو بیماریاں ہیں جو
دو حصہ بدن پر مشتمل ہیں اور میرے پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی کھولا گیا ہے کہ دو زرد
چادروں سے مُراد دو بیماریاں ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ پورا ہوتا۔

یاد رہے کہ مسیح موعود کی خاص علامتوں میں سے یہ لکھا ہے کہ (۱) وہ دو زرد چادروں
کے ساتھ اُترے گا (۲) اور نیز یہ کہ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا
(۳) اور نیز یہ کہ کافر اُس کے دم سے مریں گے (۴) اور نیز یہ کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی
دے گا کہ گویا غسل کر کے حمام میں سے نکلا ہے اور پانی کے قطرے اُس کے سر پر سے
موتیوں کے دانوں کی طرح ٹپکتے نظر آئیں گے (۵) اور نیز یہ کہ وہ دجال کے مقابل پر
خانہ کعبہ کا طواف کرے گا (۶) اور نیز یہ کہ وہ صلیب کو توڑے گا (۷) اور نیز یہ کہ وہ خنزیر کو
قتل کرے گا (۸) اور نیز یہ کہ وہ بیوی کرے گا اور اُس کی اولاد ہوگی (۹) اور نیز یہ کہ وہی
ہے جو دجال کا قاتل ہوگا (۱۰) اور نیز یہ کہ مسیح موعود قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ فوت ہوگا اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں داخل کیا جائے گا۔ وتلک عشرۃ کاملۃ۔

پس دو زرد چادروں کی نسبت ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ دو بیماریاں ہیں جو بطور

اے میری عزیز جماعت یقیناً سمجھو کہ زمانہ اپنے آخر کو پہنچ گیا ہے اور ایک صریح انقلاب نمودار ہو گیا ہے۔ سو اپنی جانوں کو دھوکہ مت دو اور بہت جلد راستبازی میں کامل ہو جاؤ۔ قرآن کریم کو اپنا پیشوا پکڑو اور ہر ایک بات میں اس سے روشنی حاصل کرو اور حدیثوں کو بھی ردّی کی طرح مت پھینکو کہ وہ بڑی کام کی ہیں۔ اور بڑی محنت سے اُن کا ذخیرہ طیار ہوا ہے۔ لیکن جب قرآن کے قصوں سے حدیث کا کوئی قصہ مخالف ہو تو ایسی حدیث کو چھوڑ دو تا گمراہی میں نہ پڑو۔ قرآن شریف کو بڑی حفاظت سے خدا تعالیٰ نے تمہارے تک پہنچایا ہے سو تم اس پاک کلام کا قدر کرو اس پر کسی چیز کو مقدم نہ سمجھو کہ تمام راست روی اور راستبازی اسی پر موقوف ہے۔ کسی شخص کی باتیں لوگوں کے دلوں میں اُسی حد تک مؤثر ہوتی ہیں جس حد تک اس شخص کی معرفت اور تقویٰ پر لوگوں کو یقین ہوتا ہے۔

اب دیکھو خدا نے اپنی حجت کو تم پر اس طرح پر پورا کر دیا ہے کہ میرے دعویٰ پر ہزار ہا دلائل قائم کر کے تمہیں یہ موقعہ دیا ہے کہ تا تم غور کرو کہ وہ شخص جو تمہیں اس سلسلہ کی طرف بلاتا ہے وہ کس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے اور تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے یہ بھی اُس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے کہ جو اس نے ابتدا سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔

پھر ماسوا اس کے میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لئے ضروری تھے وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کر دیئے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر [illegible] اور تمام نبیوں نے ابتدا سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں [illegible]

[illegible] تعالیٰ کی تمام کتابیں اس بات پر گواہ ہیں کہ مفتری کو خدا جلد پکڑتا ہے اور نہایت ذلت سے ہلاک کرتا ہے۔ مگر تم دیکھتے ہو کہ میرا دعویٰ منجانب اللہ ہونے کا تئیس برس سے بھی زیادہ کا ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کے پہلے حصہ پر نظر ڈال کر تم سمجھ سکتے ہو پس ہر ایک عقلمند سوچ ﴿۲۳﴾

6 جھوٹ: ”تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 286، خزائن جلد 23 صفحہ 299)

7 جھوٹ: ”دیکھو ہمارے پیغمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہاں بارہ لڑکیاں ہوئیں۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 372، طبع جدید)

(تاریخ جاننے والے جانتے ہیں کہ کہیں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے گیارہ بیٹوں یا بارہ بیٹیوں کا تذکرہ نہیں ہے، یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹ ہے۔)

کامل تعلق تبھی ثابت ہوتا ہے کہ بظاہر بہت سے تعلقات میں وہ گرفتار ہو۔ بیویاں ہوں اولاد ہو تجارت ہو زراعت ہو اور کئی قسم کے اُس پر بوجھ پڑے ہوئے ہوں اور پھر وہ ایسا ہو کہ گویا خدا کے سوا کسی کے ساتھ بھی اُس کا تعلق نہیں یہی کامل انسانوں کے علامات ہیں۔ اگر ایک شخص ایک بن میں بیٹھا ہے نہ اُس کی کوئی جورو ہے نہ اولاد ہے نہ دوست ہیں اور نہ کوئی بوجھ کسی قسم کے تعلق کا اُس کے دامن گیر ہے تو ہم کیونکر سمجھ سکتے ہیں کہ اس نے تمام اہل وعیال اور ملکیت اور مال پر خدا کو مقدم کر لیا ہے اور بے امتحان ہم اُس کے کیونکر قائل ہو سکتے ہیں اگر ہمارے سیّد ومولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیویاں نہ کرتے تو ہمیں کیونکر سمجھ آ سکتا کہ خدا کی راہ میں جاں فشانی کے موقع پر آپ ایسے بے تعلق تھے کہ گویا آپ کی کوئی بھی بیوی نہیں تھی مگر آپ نے بہت سی بیویاں اپنے نکاح میں لا کر صدہا امتحانوں کے موقعہ پر یہ ثابت کر دیا کہ آپ کو جسمانی لذات سے کچھ بھی غرض نہیں اور آپ کی ایسی مجردانہ زندگی ہے کہ کوئی چیز آپ کو خدا سے روک نہیں سکتی۔ تاریخ دان لوگ ﴿۲۸۶﴾ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ" لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے اور آپ نے ہر ایک لڑکے کی وفات کے وقت یہی کہا کہ مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں میں خدا کا ہوں اور خدا کی طرف جاؤں گا۔ ہر ایک دفعہ اولاد کے مرنے میں جو لخت جگر ہوتے ہیں یہی منہ سے نکلتا تھا کہ اے خدا ہر ایک چیز پر میں تجھے مقدم رکھتا ہوں مجھے اس اولاد سے کچھ تعلق نہیں کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ آپ بالکل دُنیا کی خواہشوں اور شہوات سے بے تعلق تھے اور خدا کی راہ میں ہر ایک وقت اپنی جان ہتھیلی پر رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک جنگ کے موقعہ پر آپ کی اُنگلی پر تلوار لگی اور خون جاری ہو گیا۔ تب آپ نے اپنی انگلی کو مخاطب کر کے کہا کہ اے انگلی تو کیا چیز ہے صرف ایک انگلی ہے جو خدا کی راہ میں زخمی ہو گئی۔

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے گھر میں گئے اور دیکھا کہ گھر میں کچھ اسباب نہیں اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور چٹائی کے نشان پیٹھ پر لگے ہیں تب عمرؓ کو یہ

٣٧٢

تُو نے اعتراض کیوں کیا تھا۔ تیری اس خطا پر عتاب ہوا ہے۔ اس نے کسی سے کہا کہ ایسا کر کہ میری ٹانگ میں رسّہ ڈال کر پتھروں پر گھسیٹتا پھر۔ اس نے کہا کہ ایسا کیوں کروں؟ اس عابد نے کہا کہ جس طرح میں کہتا ہوں۔ اسی طرح کرو۔ آخر اس نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ اس کی دونوں ٹانگیں پتھروں پر گھسیٹنے سے چھل گئیں۔ تب خدا نے فرمایا کہ بس کر اب معاف کر دیا۔ اب دیکھو کہ لوگ کتنے اعتراض کرتے ہیں۔ ذرا زیادہ بارش ہو جاوے تو کہتے ہیں کہ ہم کو ڈبونے لگ گیا ہے اور ذرا توقف بارش میں ہو تو کہتے ہیں کہ اب ہم کو مارنے لگا ہے۔ یہ اعتراض کیسے بُرے ہوتے ہیں۔ دیکھو تقوٰی کیسے گم ہو گیا ہے اگر ایک دو آنے رستے میں مل جاویں تو جلدی سے اُٹھا لیتا ہے اور پھر اس کو کسی سے نہیں کہتا۔ حالانکہ تقوے کا کام یہ تھا کہ اس کو سب کو سُناتا اور جس کے ہوتے اسکے حوالہ کرتا۔ پھر کہتے ہیں کہ بارش نہیں ہوتی بارش کیسے ہو؟ اللہ تعالٰی بہت سے گناہ تو معاف ہی کر دیتا ہے۔

اگر زیادہ بارش ہو تو دہائی دیتے ہیں۔ اگر دھوپ زیادہ ہو تو بھی دہائی دیتے ہیں۔ ان سب حالتوں میں انسان تقوٰی سے خالی ہوتا ہے۔ پس چاہیئے کہ صبر کرے اگر صبر نہ کرے تو پھر کافر ہو کر تو روٹی کھانی حرام ہے۔ انسان کو [illegible]

دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں ١٢ لڑکیاں ہوئیں۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا [illegible] جب کوئی غم ہوتا [illegible] کشائش دیوے تو تعریف کرتے ہیں مگر ذرا سختی آجاوے تو فوراً پھر جاتے ہیں۔ ایک شخص کی بیان۔ بیوی فوت ہو گئی وہ فوراً دہریہ ہو گیا۔ انسان کو چاہیئے کہ علاقہ خدا تعالٰی کے ساتھ ایسا رکھے کہ کبھی سختی آوے تو توڑنا نہ پڑے گویا کبھی نہیں آئی۔ حضرت ایوبؑ کتنے صابر تھے کہ خدا تعالٰی نے شیطان سے کہا کہ دیکھ میرا بندہ کتنا صابر ہے۔ اس نے کہا کہ کیوں نہ ہو بکریاں بہت ہیں آرام سے کھاتا پیتا ہے۔ خدا تعالٰی نے فرمایا کہ میں نے تجھ کو اس کی بکریوں پر مسلط کیا۔ اس نے سب کو فنا کر دیا اور حضرت ایوبؑ کے خادم نے خبر پہنچائی کہ تمہاری بکریاں سب مر گئیں۔ آپ نے فرمایا کہ تُو یُوں کیوں کہتا ہے کہ میری بکریاں مر گئیں وہ تو خدا تعالٰی کی تھیں اس نے اپنی امانت واپس لے لی۔ پھر شیطان سے خدا تعالٰی نے فرمایا کہ دیکھ میرا بندہ ایوبؑ کیسا صابر ہے۔ اُس نے کہا کہ ہاں اس کو یہ خیال ہے کہ اونٹ بہت سے ہیں بکریاں فنا ہو گئیں تو کیا ہو گیا ان سے سب طرح کے کام چل سکتے ہیں خدا تعالٰی نے فرمایا کہ میں نے تجھ کو اُونٹوں پر بھی مسلط کیا۔ پھر سب اونٹ فنا ہو گئے اور اسی طرح خادم نے خبر دی تو حضرت ایوبؑ نے وہی کہا کہ میرے نہیں تھے یہ تو خدا تعالٰی نے دیئے تھے اُس نے واپس لے لیے۔ پھر کیا افسوس ہے۔

پھر شیطان سے خدا تعالٰی نے فرمایا کہ دیکھا میرا بندہ کیسا صابر ہے۔ اس نے کہا کہ اس کے دل میں تقویت ہے کہ گائیاں بہتیری ہیں ان سے سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ آخر ان پر بھی اسی طرح شیطان کو مسلط کیا گیا۔ وہ بھی فنا

8 جھوٹ: ”مگر خدا نے ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو پیدائش میں بھی اکیلا نہیں رکھا۔ بلکہ کئی حقیقی بھائی اور کئی حقیقی بہنیں ان کی ایک ہی ماں سے تھیں۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 100 حاشیہ، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 262)

(مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت مریمؑ کی پاکیزگی کا وہ عقیدہ جو قرآن نے دیا تھا وہ چھوڑ کر یہودیوں والا عقیدہ اختیار کر لیا ہے۔)

9 جھوٹ: ”ہمارے نبی ﷺ کو بعض پیش گوئیوں میں خدا کر کے پکارا گیا ہے۔“

(حقیقت الوحی صفحہ 64، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 66)

(نعوذ باللہ حضور ﷺ کے بارے میں اتنا سنگین جھوٹ اور افتراء مرزا نے باندھا ہے جس کی مثال دیکھنے کو نہیں ملتی۔)

رہتے تھے اس ملک میں تو شاذ و نادر کوئی ایسا سال گذرتا ہوگا کہ زلزلہ نہ آتا ہو۔ تاریخ سے
ثابت ہے کہ اس ملک میں ہمیشہ زلزلے آتے رہے ہیں اور سخت زلزلے بھی آتے رہے ہیں ﴿۱۰۰﴾
حضرت عیسیٰ نے اپنی زندگی میں جب وہ اُس ملک میں تھے اور ابھی کشمیر کی طرف سفر نہیں کیا
تھا☆ کئی زلزلے خود دیکھے ہوں گے۔ پس مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ ان معمولی حوادث کا نام پیشگوئی
کیوں رکھا جائے۔ پس جس تمسخر کو آپ نے میری پیشگوئیوں میں تلاش کرنا چاہا اور نامراد
رہے اگر آپ حضرت عیسیٰ کی ان پیشگوئیوں میں تلاش کرتے تو بغیر کسی محنت کے فی الفور
آپ کو مل جاتا۔ اور یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ نے زلزلہ کا نام زلزلہ ہی رکھا کوئی
تاویل نہیں کی۔ کیا آپ مجھے حضرت عیسیٰ کا کوئی ایسا فقرہ دکھلا سکتے ہیں جس میں لکھا ہو کہ ان
پیشگوئیوں میں زلزلے سے مراد در حقیقت زلزلہ ہے کوئی استعارہ نہیں۔ اور بغیر حضرت عیسیٰ کی

☆ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا زندہ آسمان پر جانا محض گپ ہے بلکہ وہ صلیب سے بچ کر پوشیدہ طور
پر ایران اور افغانستان کا سیر کرتے ہوئے کشمیر میں پہنچے اور ایک لمبی عمر وہاں بسر کی۔ آخر فوت ہو کر سری نگر
محلہ خانیار میں مدفون ہوئے اور اب تک آپ کی وہیں قبر ہے۔ یُزَارُ وَ یُتَبَرَّکُ بِہٖ اور صلیب پر آپ
فوت نہیں ہوئے۔ کچھ زخم بدن پر آئے تھے جن کا مرہم عیسیٰ کے ساتھ علاج کیا گیا تھا۔ اور اس مرہم کا نام
اسی وجہ سے مرہم عیسیٰ رکھا گیا۔ ✿ منہ

✿ جس طرح ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کی لڑائی میں مجروح ہوئے تھے اور کئی زخم تلواروں
کے پیشانی مبارک پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آئے تھے اور سر تا پا خون سے آلودہ ہو گئے تھے اسی طرح
بلکہ اس سے بہت کم حضرت عیسیٰ کو صلیب پر زخم آئے تھے پھر نہ معلوم نادان لوگوں کو حضرت عیسیٰ سے کیسی
مشرکانہ محبت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم تو قبول کر لیتے ہیں مگر حضرت عیسیٰ کا مجروح اور زخمی
ہونا ان کی شان سے بلند تر سمجھتے ہیں اور شور ڈالتے ہیں کہ ان کی نسبت ایسا کیوں کہتے ہو اور ان کو تمام دنیا
سے الگ ایک [illegible]
[illegible] مگر خدا نے ان کو پیدائش میں بھی اکیلا نہیں رکھا بلکہ کئی حقیقی بھائی اور کئی حقیقی بہنیں ان کی
ایک ہی ماں سے تھیں [illegible]

اُن کامل راستبازوں کے آئینہ صافی میں عکسی طور پر خدا نازل ہوتا تھا۔ اور ایک شخص کا عکس جو آئینہ میں ظاہر ہوتا ہے استعارہ کے رنگ میں گویا وہ اس کا بیٹا ہوتا ہے کیونکہ جیسا کہ بیٹا باپ سے پیدا ہوتا ہے ایسا ہی عکس اپنے اصل سے پیدا ہوتا ہے۔ پس جبکہ ایسے دل میں جو نہایت صافی ہے اور کوئی کدورت اُس میں باقی نہیں رہی تجلّیات الٰہیہ کا انعکاس ہوتا ہے تو وہ عکسی تصویر استعارہ کے رنگ میں اصل کے لئے بطور بیٹے کے ہو جاتی ہے۔ اسی بناء پر توریت میں کہا گیا ہے کہ یعقوب میرا بیٹا بلکہ میرا پلوٹھا بیٹا ہے اور عیسیٰ ابن مریم کو جو انجیلوں میں بیٹا کہا گیا۔ اگر عیسائی لوگ اسی حد تک کھڑے رہتے کہ جیسے ابراہیم اور اسحاق اور اسمٰعیل اور یعقوب اور یوسف اور موسیٰ اور داؤد اور سلیمان وغیرہ خدا کی کتابوں میں استعارہ کے رنگ میں خدا کے بیٹے کہلائے ہیں۔

ایسا ہی عیسیٰ بھی ہے تو اُن پر کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ کیونکہ جیسا کہ استعارہ کے رنگ میں ان نبیوں کو پہلے نبیوں کی کتابوں میں بیٹا کرکے پکارا گیا ہے۔ ایسا ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض پیشگوئیوں میں خدا کرکے پکارا گیا ہے۔ اور اصل بات یہ ہے کہ نہ وہ تمام انبیاء خدا تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا ہیں بلکہ یہ تمام استعارات ہیں محبت کے پیرایہ میں۔ ﴿۶۴﴾ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کے کلام میں بہت ہیں۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسا محو ہوتا ہے جو کچھ بھی نہیں رہتا تب اُسی فنا کی حالت میں ایسے الفاظ بولے جاتے ہیں۔ کیونکہ اس حالت میں اُن کا وجود درمیان نہیں ہوتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا[1] یعنی ان لوگوں کو کہہ کہ اے میرے بندو خدا کی رحمت سے نومید مت ہو خدا تمام گناہ بخش دے گا۔ اب دیکھو اس جگہ یَا عِبَادَ اللّٰہ کی جگہ یَا عِبَادِیَ کہہ دیا گیا حالانکہ لوگ خدا کے بندے ہیں نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے۔ مگر یہ استعارہ کے رنگ میں بولا گیا۔

ایسا ہی فرمایا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ[2] یعنی جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں وہ درحقیقت خدا کی بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے

10 جھوٹ: ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے چناچہ جو ملک ہند میں کرشن نام کا ایک نبی گذرا ہے جس کو رُدّر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے، پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں، وہ کرِشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تُو ہی ہے۔ آریوں کا بادشاہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 85، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521-522)

(اللہ رب العزت کی ذات پر ایک قبیح بہتان ہے اور ایسا رکیک حملہ ہے۔ جس کی مثال ڈھونڈے سے نہ ملے گی۔ اللہ پر جھوٹ بولنے کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی ہندوؤں کو قریب کرنے کے لیے ہندو بننے کے لیے بھی تیار ہو گیا۔)

اس کے نور کو نابود نہ کر سکی سو خدا نے جو ہر ایک کام نرمی سے کرتا ہے اس زمانہ کے لئے سب سے پہلے میرا نام عیسٰی ابن مریم رکھا کیونکہ ضرور تھا کہ میں اپنے ابتدائی زمانہ میں ابن مریم کی طرح قوم کے ہاتھ سے دُکھ اُٹھاؤں اور کافر اور ملعون اور دجّال کہلاؤں اور عدالتوں میں کھینچا جاؤں سو میرے لئے ابن مریم ہونا پہلا زینہ تھا مگر میں خدا کے دفتر میں صرف عیسٰی ابن مریم کے نام سے موسوم نہیں بلکہ اور بھی میرے نام ہیں جو آج سے چھبیس[۲۶] برس پہلے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرے ہاتھ سے لکھا دیئے ہیں اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے۔ میں آدمؑ ہوں۔ میں نوحؑ
﴿۸۵﴾ ہوں۔ میں ابراہیمؑ ہوں۔ میں اسحاقؑ ہوں۔ میں یعقوبؑ ہوں۔ میں اسمٰعیلؑ ہوں۔ میں موسٰیؑ ہوں۔ میں داؤدؑ ہوں، میں عیسٰیؑ ابن مریم ہوں۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی **بروزی طور پر** جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے اور میری نسبت **جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء** فرمایا یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرایوں میں۔ سو ضرور ہے کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جاوے اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعہ سے ظہور ہو۔ مگر خدا نے یہی پسند کیا کہ سب سے پہلے ابن مریم کے صفات مجھ میں ظاہر کرے۔ سو میں نے اپنی قوم سے وہ سب دُکھ اُٹھائے جو ابن مریم نے یہود سے اُٹھائے بلکہ تمام قوموں سے اُٹھائے۔ یہ سب کچھ ہوا مگر پھر خدا نے کسر صلیب کے لئے میرا نام مسیح قائم رکھا تا جس صلیب نے مسیح کو توڑا تھا اور اس کو زخمی کیا تھا دوسرے وقت میں مسیح اس کو توڑے مگر آسمانی نشانوں کے ساتھ نہ انسانی ہاتھوں کے ساتھ۔ کیونکہ خدا کے نبی مغلوب نہیں رہ سکتے سو نہ عیسوی کی بیسوئیں[۲۰] صدی میں پھر خدا نے ارادہ فرمایا کہ صلیب کو مسیح کے ہاتھ سے مغلوب کرے لیکن جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھے اور نام بھی دیئے گئے ہیں اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے چنانچہ جو ملک ہند میں **کرشن** نام ایک نبی گذرا ہے جس کو **رُدّر گوپال** بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں

اور یہ **دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں** بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ **جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ**۔ اور بادشاہت سے مراد صرف آسمانی بادشاہت ہے ایسے لفظ خدا کے کلام میں آجاتے ہیں مگر معنی رُوحانی ہوتے ہیں۔ سو میں اس تصدیق کے لئے کہ وہی کرشن آریوں کا بادشاہ میں ہوں دہلی کے ایک اشتہار کو جو بالم کند نام ایک پنڈت نے ان دنوں میں شائع کیا ہے مع ترجمہ حاشیہ میں لکھتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ آریہ ورت کے محقق ﴿۸۶﴾
پنڈت بھی کرشن اوتار کا زمانہ یہی قرار دیتے ہیں☆۔ اور اس زمانہ میں اس کے آنے کے منتظر ہیں گو وہ لوگ ابھی مجھ کو شناخت نہیں کرتے مگر وہ زمانہ آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ

☆ حاشیہ

شری نشکلنک بھگوان کا اوتار

(شری ہنومان جی کی جے)

سنساری پُرشوں کو ودت ہو کہ آج کل جیسے جیسے اوپدرو ہمارے دیش میں ہو رہے ہیں وہ سب کو معلوم ہی ہیں مثلاً استریوں کا بیوہ ہونا اور ساتھ ہی اُن بُری باتوں کا بھی ہونا جن کو بچہ بچہ جانتا ہے اور گھی اور غلہ وغیرہ کا اس قدر گراں ہونا اور علاوہ اس کے سینکڑوں قسم کی مصیبتیں ہمارے آریہ ورت پر آئی ہوئی ہیں کہ جن کا ذکر بیان سے باہر ہے یہ آپ لوگوں پر خوب روشن ہے کہ جو طاقت آپ کے پتا و دادا میں تھی وہ اب آپ میں کہاں۔ اور آپ میں جو حوصلہ طاقت و بدھی ہے وہ آپ کی اولاد میں ہے یا کچھ آئندہ ہو جانے کی امید ہے۔ بس اے سجنو! اگر آپ لوگوں کو اس مہا کشٹ سے چھٹنے کی خواہش ہے اور نراکار و ساکار کی ایکتا اور پرماتما میں پریم اور بھگتی بڑھانے کی خواہش ہے تو شری نشکلنک جی مہاراج کا ضرور سُمرن و دھیان کیجئے۔ کیونکہ ایشور پرماتما ہمیشہ بھگتوں کے بس میں ہوتے ہیں۔ اُن کو اپنے بھگتوں کو سکھ دینے کی ہی اچھا یعنی خواہش رہتی ہے وہ ضرور پرگٹ ہو کر حال میں ہی ان سب اوپدروں اور دُشٹوں کو ناش کریں گے۔ اگر کسی سجن کو یہ خیال ہووے کہ ابھی کلجگ کا پرتھم چرن ہی ہے اور مہاراج جی کا جنم کلجگ کے انت میں لکھا ہے تو آپ غور کیجئے کہ اس سے زیادہ اور کیا کلجگ پرتیت ہوگا کہ استریاں اپنے پتیوں کو چھوڑ کر دوسروں پر نگاہ رکھیں۔ اور اولاد اپنے والدین کی وفاداری میں نہ رہیں۔ اور والدین اپنی اولاد کو اولاد کی طرح نہ سمجھیں۔ یہاں تک کہ آج کل سب ہی چیزیں اپنے اپنے دھرموں سے پھری ہوئی ہیں۔ اب کوئی صاحب یہ فرماویں کہ ابھی شاستر دوارا

11 جھوٹ: بائبل میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل کے چار سو نبی نے ایک بادشاہ کی فتح کی نسبت خبر دی اور وہ غلط نکلی تھی۔۔۔۔ مگر اس عاجز کی کسی پیشگوئی میں کوئی الہامی غلطی نہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 169)

(تورات میں لکھا ہے وہ پجاری تھے نہ کہ انبیاء مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جھوٹی پیشین گوئیوں کو چھپانے کے لیے انبیاء پر جھوٹ بول دیا کہ ان کی پیشین گوئیاں غلط ثابت ہوئی ہیں۔)

۱۶۹

لڑکے کی نسبت الہامی طور پر قطع کر چکے تھے کہ یہی عمر پانے والا اور مصلح موعود ہے۔ اگر کوئی ایسا اشتہار ہے تو کیوں پیش نہیں کیا جاتا۔ ہم ان کو باور دلاتے ہیں کہ ایسا اشتہار ہم نے کوئی شایع نہیں کیا۔ ہاں خدا تعالیٰ نے بعض الہامات میں یہ ہم پر ظاہر کیا تھا کہ یہ لڑکا جو فوت ہو گیا ہے ذاتی استعدادوں میں اعلیٰ درجہ کا ہے اور دنیوی جذبات بکلی اس کی فطرت سے مسلوب اور دین کی چمک اس میں بھری ہوئی ہے اور روشن فطرت اور عالی گوہر اور صدیقی روح اپنے اندر رکھتا ہے اور اس کا نام باران رحمت اور مبشر اور بشیر اور ید اللہ بجلال وجمال وغیرہ اسماء بھی ہیں۔ سو جو کچھ خدا تعالیٰ نے اپنے الہامات کے ذریعہ سے اس کی صفات ظاہر کیں یہ سب اس کی صفائی استعداد کے متعلق ہیں جن کے لئے ظہور فی الخارج کوئی ضروری امر نہیں۔ اس عاجز کا مدلل اور معقول طور پر یہ دعویٰ ہے کہ جو

اور آسان طریقوں سے اور جلد تر حاصل ہونے والی معلوم ہوتی تھیں اور حضرت مسیح علیہ السلام کے مبشرانہ الفاظ سے جو ابتدا میں انہوں نے بیان کئے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اسی زمانہ میں ایک زبردست بادشاہی ان کی قائم ہونے والی ہے۔ اسی حکمرانی کے خیال پر حواریوں نے ہتھیار بھی خرید لئے تھے کہ حکومت کے وقت کام آویں گے۔ ایسا ہی حضرت مسیح کا دوبارہ اُترنا بھی جناب ممدوح نے خود اپنی زبان سے ایسے الفاظ میں بیان فرمایا تھا جس سے خود حواری بھی یہی سمجھتے تھے کہ ابھی اس زمانہ کے لوگ فوت نہیں ہوں گے اور نہ حواری پیالہ اجل پئیں گے کہ حضرت مسیح پھر اپنی جلالت اور عظمت کے ساتھ دنیا میں تشریف لے آئیں گے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خیال اور رائے اسی پیرایہ کی طرف زیادہ جھکا ہوا تھا کہ جو انہوں نے حواریوں کے ذہن نشین کیا جو اصل میں صحیح نہیں تھا یعنی کسی قدر اس میں اجتہادی غلطی تھی اور عجیب تر یہ کہ بائیبل میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل کے چار سو نبی نے ایک بادشاہ کی فتح کی نسبت خبر دی

... مگر اس عاجز کی کسی پیشگوئی میں کوئی الہامی

غلطی نہیں۔ الہام نے پیش از وقوع دو لڑکوں کا پیدا ہونا ظاہر کیا اور بیان کیا کہ بعض لڑکے

12 جھوٹ: "مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں، ایسا ہی یہ وہ مقام عالی شان مقام ہے کہ گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر صاحب مقام ہذا (مرزا قادیانی) کے ظہور کو خدائے تعالیٰ کا ظہور قرار دے دیا اور اس کا آنا خدائے تعالیٰ آنا ٹھہرایا ہے۔

(توضیح مرام صفحہ 27، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 64)

13 جھوٹ: "جس شخص (مرزا قادیانی) کو تمام نبی ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک عزت دیتے آئے ہیں۔۔۔ کہ جس شخص کو مسیح موعود کر کے بیان فرمایا گیا ہے وہ کچھ معمولی آدمی نہیں ہے بلکہ خدا کی کتابوں میں اس کی عزت انبیاء علیھم السلام کے ہم پہلو رکھی گئی ہے۔"

(اربعین نمبر 2 صفحہ 22 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 369)

(انبیاءؑ کی ذات پر بہت سنگین جھوٹ ہے اور شرک کا افتراء بھی ہے، ایسا افتراء جس کی مثال نہیں ملتی۔)

کے ساتھ وہ سارا وجود آگ ہی آگ ہو جاتا ہے اور یہ کیفیت جو ایک آتش افروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو روح امین کے نام سے بولتے ہیں کیونکہ یہ ہر یک تاریکی سے امن بخشتی ہے اور ہر یک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید القویٰ بھی ہے کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور نہیں اور اس کا نام ذو الافق

﴿۲۶﴾ الاعلیٰ بھی ہے کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائی درجہ کی تجلی ہے اور اس کو رَاٰی مَا رَاٰی کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے کیونکہ اس کیفیت کا اندازہ تمام مخلوقات کے قیاس اور گمان و وہم سے باہر ہے اور یہ کیفیت صرف دنیا میں ایک ہی انسان کو ملی ہے جو انسان کامل ہے جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہو گیا ہے۔ اور دائرہ استعدادات بشریہ کا کمال کو پہنچا ہے اور وہ درحقیقت پیدائش الٰہی کے خط ممتد کی اعلیٰ طرف کا آخری نقطہ ہے جو ارتفاع کے تمام مراتب کا انتہا ہے۔ حکمتِ الٰہی کے ہاتھ نے ادنیٰ سے ادنیٰ خلقت سے اور اسفل سے اسفل مخلوق سے سلسلہ پیدائش کا شروع کر کے اس اعلیٰ درجہ کے نقطہ تک پہنچا دیا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم جس کے معنے یہ ہیں کہ نہایت تعریف کیا گیا یعنی کمالاتِ تامہ کا مظہر سو جیسا کہ فطرت کے رو سے اس نبی کا اعلیٰ اور ارفع مقام تھا ایسا ہی خارجی طور پر بھی اعلیٰ و ارفع مرتبہ وحی کا اس کو عطا ہوا اور اعلیٰ و ارفع مقام محبت کا ملا یہ وہ مقام عالی ہے کہ میں اور مسیح دونوں

﴿۲۷﴾ اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس کا نام مقام جمع اور مقام وحدت تامہ ہے۔ پہلے نبیوں نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آ[illegible] مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی یہ وہ مقام عالی شان مقام ہے کہ گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر صاحب مقام ہذا کے ظہور کو خدائے تعالیٰ کا ظہور قرار دے دیا اور اس کا آنا خدائے تعالیٰ کا آنا ٹھہرایا ہے [illegible]

الہامات اگر میری طرف سے اُس موقع پر ظاہر ہوتے جبکہ علماء مخالف ہو گئے تھے تو وہ لوگ ہزارہا اعتراض کرتے لیکن وہ ایسے موقع پر شائع کئے گئے جبکہ یہ علماء میرے موافق تھے۔ یہی سبب ہے کہ باوجود اس قدر جوشوں کے ان الہامات پر انہوں نے اعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ ایک دفعہ ان کو قبول کر چکے تھے اور سوچنے سے ظاہر ہوگا کہ میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی بنیاد انہی الہامات سے پڑی ہے اور انہی میں خدا نے میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو مسیح موعود کے حق میں آیتیں تھیں وہ میرے حق میں بیان کر دیں۔ اگر علماء کو خبر ہوتی کہ ان الہامات سے تو اس شخص کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ کبھی ان کو قبول نہ کرتے۔ یہ خدا کی قدرت ہے کہ انہوں نے قبول کر لیا اور اس پیچ میں پھنس گئے۔ غرض اعتراض کرنے والے اپنے اعتراضوں کے وقت میں یہ نہیں سوچتے کہ جس شخص نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا ہے وہ تو وہ شخص ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اعزاز اور اکرام کے الہامات ہیں اور جس کو آنحضرت صلی ﴿۲۲﴾ اللہ علیہ وسلم آپ عزت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کیسی خوش قسمت وہ اُمت ہے جس کے اول سر میں مَیں ہوں اور آخر میں مسیح موعود ہے اور حدیثوں سے صاف طور پر ثابت ہے کہ اگرچہ وہ ایک شخص امت میں سے ہے مگر انبیاء کی اس میں شان ہے۔ پھر ایسے شخص کے حق میں صلوٰۃ اور سلام کہنا غیر موزوں اور غیر محل ہے۔ نہ معلوم ان لوگوں کی عقلوں پر کیا پتھر پڑ گئے کہ جس شخص کو تمام نبی ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک عزت دیتے آئے ہیں [illegible]

[illegible]

کہ جس شخص کو مسیح موعود کر کے بیان فرمایا گیا ہے وہ کچھ معمولی آدمی نہیں ہے بلکہ خدا کی کتابوں میں اُس کی عزت انبیاء علیہم السلام کے ہم پہلو رکھی گئی ہے [illegible]

14 جھوٹ: کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔"

(حاشیہ ازالہ اوہام حصہ اول، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 254)

(حضرت مسیح علیہ السلام کے لیے باپ کا اقرار کرنا قرآن کی تعلیم کے خلاف ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات کو نجاری کا کرشمہ کہنا قرآنی معجزات کا انکار کرنا ہے۔)

ازالہ اوہام حصہ اول ۲۵۴ روحانی خزائن جلد ۳

اور اگر یہ کہا جاوے کہ قرآن شریف کے ایسے معنے کرنا کہ جو پہلوں سے منقول نہیں ہیں الحاد ﴿۳۰۱﴾
ہے جیسے مولوی عبدالرحمان صاحبزادہ مولوی محمد لکھووالہ نے اس عاجز کی نسبت لکھا ہے تو میں
کہتا ہوں کہ میں نے کوئی ایسے اجنبی معنے نہیں کئے جو مخالف اُن معنوں کے ہوں جن پر صحابہ
کرام اور تابعین اور تبع تابعین کا اجماع ہوا کثر صحابہ مسیح کا فوت ہو جانا مانتے رہے، دجال ﴿۳۰۲﴾
معبود کا فوت ہو جانا مانتے رہے پھر مخالفانہ اجماع کہاں سے ثابت ہو قرآن شریف میں تمیس
کے قریب ایسی شہادتیں ہیں جو مسیح ابن مریم کے فوت ہونے پر دلالت بیّن کر رہی ہیں غرض یہ
بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ اُترے گا نہایت لغو ﴿۳۰۳﴾

جن میں انسان کی تدبیر اور عقل کو کچھ دخل نہیں ہوتا جیسے شق القمر جو ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کا معجزہ تھا اور خدائے تعالیٰ کی غیر محدود قدرت نے ایک راستباز اور کامل نبی کی عظمت ظاہر
کرنے کے لئے اس کو دکھایا تھا۔ (۲) دوسرے عقلی معجزات ہیں جو اس خارق عادت عقل کے ﴿۳۰۲﴾
ذریعہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو الہام الٰہی سے ملتی ہے جیسے حضرت سلیمان کا وہ معجزہ جو صَرْحٌ
مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ [۱] ہے جس کو دیکھ کر بلقیس کو ایمان نصیب ہوا۔

اب جاننا چاہئے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی
طرح صرف عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ اُن دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات
جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے
تھے۔ وہ لوگ جو فرعون کے وقت میں مصر میں ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے
اور کئی قسم کے جانور طیار کر کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے تھے۔ وہ حضرت مسیح کے وقت
میں عام طور پر یہودیوں کے ملکوں میں پھیل گئے تھے اور یہودیوں نے اُن کے بہت سے ساحرانہ کام ﴿۳۰۳﴾
سیکھ لئے تھے جیسا کہ قرآن کریم بھی اس بات کا شاہد ہے۔ سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدائے تعالیٰ
نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے
یا کسی [illegible]
چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس ۲۲ برس کی مدت تک

روحانی خزائن جلد ۳　　۲۵۵　　ازالہ اوہام حصہ اول

اور بے اصل بات ہے صحابہ کا ہرگز اس پر اجماع نہیں۔ بھلا اگر ہے تو کم سے کم تین سو یا چار سو
صحابہ کا نام لیجئے جو اس بارہ میں اپنی شہادت ادا کر گئے ہیں ورنہ ایک یا دو آدمی کے بیان کا نام
﴿۳۰۴﴾ اجماع رکھنا سخت بددیانتی ہے۔ ماسوا اس کے یہ بھی ان حضرات کی سراسر غلطی ہے کہ قرآن کریم
کے معانی کو بزمانہ گذشتہ محدود و مقید سمجھتے ہیں۔ اگر اس خیال کو تسلیم کر لیا جاوے تو پھر قرآن شریف
معجزہ نہیں رہ سکتا اور اگر ہو بھی تو شاید ان عربیوں کے لئے جو بلاغت شناسی کا مذاق رکھتے ہیں۔
﴿۳۰۵﴾ جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر یک اہل زبان پر روشن

نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں
کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے ا
میں کوئی موجود ہوں انہیں کے موافق اعجاز کے طور پر بھی مدد دی ہے جیسے ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ
﴿۳۰۴﴾ علیہ وسلم کے روحانی قویٰ جو دقائق اور معارف تک پہنچنے میں نہایت تیز و قوی تھے سو انہی کے موافق
قرآن شریف کا معجزہ دیا گیا جو جامع جمیع دقائق و معارف الٰہیہ ہے۔ پس اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا
چاہیئے کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو اور ایسا
معجزہ دکھانا عقل سے بعید بھی نہیں کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی ایسی
چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دُم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سُنا ہے کہ بعض
چڑیاں کَل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں۔ بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور
یوروپ اور امریکہ کے ملکوں میں بکثرت ہیں اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں۔ اور چونکہ قرآن
شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے اس لئے ان آیات کے روحانی طور پر معنی بھی کر سکتے ہیں کہ
مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ اُمّی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسیٰ نے اپنا رفیق بنایا گویا اپنی صحبت
میں لے کر پرندوں کی صورت کا خاکہ کھینچا پھر ہدایت کی روح اُن میں پھونک دی جس سے وہ پرواز
کرنے لگے۔
﴿۳۰۴﴾ ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق **عمل الترب** یعنی مسمریزمی طریق

صحابہ، محدثین اور اولیاء کے بارے میں جھوٹ

1 جھوٹ: "اولیاء گزشتہ کے کشوف نے اس پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا۔ اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔"

(اربعین نمبر 2 صفحہ 24، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 371 از مرزا قادیانی)

(یہ اولیاء اللہ پر بہت بڑا بہتان ہے کسی اللہ کے ولی نے یہ بات نہیں کی۔)

2 جھوٹ: "پھر اس کے بعد تیرہ سو برس تک کبھی کسی مجتہد اور مقبول امام پیشوائے انام نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 92)

(حالانکہ ہر زمانے کے مجددین کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں۔)

3 جھوٹ: "سلف صالح میں سے بہت سے صاحب مکاشفات مسیح کے آنے کا وقت چودھویں صدی کا شروع سال بتلا گئے ہیں۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب

محدث دہلوی قدس سرہ کی بھی یہی رائے ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 188،189)

(شاہ ولی اللہ نے کسی کتاب میں ایسا نہیں لکھا یہ مرزا نے خود سے ہی ان کی طرف منسوب کر دیا ہے۔)

کی درگاہ میں جواب دینا نہیں پڑے گا؟ گو کیسے ہی دل سخت ہو گئے ہیں آخر اس قدر تو خوف
چاہئے تھا کہ جو شخص صدی کے سر پر پیدا ہوا اور رمضان کے کسوف خسوف نے اس کی گواہی
دی اور اسلام کے موجودہ ضعف اور دشمنوں کے متواتر حملوں نے اس کی ضرورت ثابت کی
اور اولیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا
ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا [illegible] کی تکذیب میں جلدی نہ کرتے آخر ایک دن مرنا
ہے اور سب پچھا اسی جلد چھوڑ جانا ہے دیکھو اگر میں خدا کی طرف سے ہوا اور تم نے میری
تکذیب کی اور مجھے کافر قرار دیا اور دجال نام رکھا تو جناب الٰہی کو کیا جواب دو گے؟ کیا انہی
کی مانند جواب ہیں جو یہودیوں اور عیسائیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار
کرنے کے وقت اپنی کتابوں میں لکھے ہیں کہ توریت کے تمام نشان قرارداد پورے نہیں
ہوئے اور کچھ رہ گئے ہیں۔ سو مدت ہوئی کہ خدا تعالیٰ اُن کو جواب دے چکا کہ جو کچھ
تمہارے ہاتھ میں ہے وہ سب کچھ صحیح نہیں ہے اور نہ وہ تمام معنے صحیح ہیں جو تم کر رہے ہو۔ جو
«۴۳» شخص حَکم کرکے بھیجا گیا ہے اس کی بات کو سنو۔ سو یہی جواب خدا تعالیٰ کی طرف سے
اب ہے چاہو تو قبول کرو۔ آہ آپ لوگوں کو چاہئے تھا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے قصے
سے عبرت پکڑتے۔ ان لوگوں کی حضرت مسیح اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی
نسبت یہی حجت تھی کہ ہم نہیں مانیں گے جب تک تمام علامتیں پوری نہ ہولیں اور بوجہ
زمانہ دراز اور انواع تغیرات کے یہ غیر ممکن تھا اس لئے وہ کفر پر مرے۔ سو تم اُسی طرح
ٹھوکر مت کھاؤ جو یہودی اور نصرانی کھا چکے اگر تمہارا ذخیرہ سب کا سب صحیح ہوتا تو پھر
حَکم مجدد کے آنے کی کیا ضرورت تھی؟ ہر ایک فرقہ کو یہی خیال ہے کہ جو کچھ میرے
پاس ہے یہی صحیح ہے۔ اب یہ تمام فرقے تو سچ پر نہیں اس لئے سچ وہی ہے جو حَکم کے
منہ سے نکلے۔ اگر ایمان ہوتو خدا کے مقرر کردہ حَکم کے حکم سے بعض حدیثوں کا چھوڑنا یا

اور صحابہ نے ترک مقابلہ اور تسلیم کا طریق اختیار کر کے ثابت کر دیا کہ یہ آیت موت مسیح اور
تمام گذشتہ انبیاء علیہم السلام پر قطعی دلیل ہے اور اس پر تمام اصحاب رضی اللہ عنہم کا اجماع ہو گیا
[illegible]
پھر اس کے بعد تیرہ سو برس تک کبھی کسی مجتہد اور مقبول امام پیشوائے انام نے یہ دعویٰ نہیں کیا
کہ حضرت مسیح زندہ ہیں [illegible]
[illegible] کہ فوت ہو گئے ہیں۔ اور تمام کامل مکمل ملہمین میں سے کبھی کسی
نے یہ الہام نہ سُنایا کہ خدا کا یہ کلام میرے پر نازل ہوا ہے کہ عیسیٰ بن مریم برخلاف تمام نبیوں
کے زندہ آسمان پر موجود ہے۔ الغرض جبکہ میں نے نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ اور اقوال ائمہ اربعہ
اور وحی اولیاء اُمت محمدیہ اور اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم میں بجز موت مسیح کے اور کچھ نہ پایا تو بنظر
تکمیل لوازم تقویٰ انبیاء سابقین علیہم السلام کے قصص کی طرف دیکھا کہ کیا قرون گذشتہ میں
اس کی کوئی نظیر بھی موجود ہے کہ کوئی آسمان پر چلا گیا ہو اور دوبارہ واپس آیا ہو تو معلوم ہوا کہ
حضرت آدم سے لے کر اس وقت تک کوئی نظیر نہیں جیسا کہ قرآن شریف بھی آیت قُلْ سُبْحَانَ
رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا[۱] میں اسی کی طرف اشارہ فرماتا ہے۔ یعنی جب کفار
بدبخت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اقتراحی معجزہ مانگا کہ ہم تب تجھے قبول کریں گے
کہ جب ہمارے دیکھتے دیکھتے آسمان پر چڑھ جائے اور دیکھتے دیکھتے اُتر آوے تو آپ کو حکم
آیا کہ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا[۲] یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا
خدا اس بات سے پاک ہے کہ اپنی سنت قدیمہ اور دائمی قانون قدرت کے برخلاف کوئی بات
کرے میں تو صرف رسول اور انسان ہوں اور جس قدر رسول دنیا میں آئے ہیں اُن میں سے کسی
کے ساتھ خدا تعالیٰ کی یہ عادت نہیں ہوئی کہ اس کو بجسم عنصری آسمان پر لے گیا ہو اور پھر آسمان
سے اتارا ہو اور اگر عادت ہے تو تم خود ہی اس کا ثبوت دو کہ فلاں نبی بجسم عنصری آسمان پر
اٹھایا گیا تھا اور پھر اتارا گیا۔ تب میں بھی آسمان پر جاؤں گا اور تمہارے روبرو اُتروں گا۔

[۱] و [۲] بنی اسرائیل: ۹۴

جناب ختم المرسلین احمد عربی صلعم کے اور کوئی ہمارے لئے ہادی اور مقتدا نہیں جس کی پیروی ہم
کریں یا دوسروں سے کرانا چاہیں تو پھر ایک مُتدیّن مسلمان کے لئے میرے اس دعوے پر
ایمان لانا جس کی الہام الٰہی پر بنا ہے کونسی اندیشہ کی جگہ ہے۔ بفرضِ محال اگر میرا یہ کشف اور
الہام غلط ہے اور جو کچھ مجھے حکم ہو رہا ہے اُس کے سمجھنے میں مَیں نے دھوکہ کھایا ہے تو ماننے
والے کا اس میں حرج ہی کیا ہے۔ کیا اُس نے کوئی ایسی بات مان لی ہے جس کی وجہ سے اُس
کے دین میں کوئی رخنہ پیدا ہو سکتا ہے اگر ہماری زندگی میں سچ مچ حضرت مسیح ابن مریم ہی «۱۸۳»
آسمان سے اُتر آئے تو دلِ ماشاد و چشم ماروشن ہم اور ہمارا گروہ سب سے پہلے اُن کو قبول
کرے گا اور اس پہلی بات کے قبول کرنے کا بھی ثواب پائے گا جس کی طرف محض نیک نیتی
اور خدائے تعالیٰ کے خوف سے اُس نے قدم اُٹھایا تھا بہرحال اس غلطی کی صورت میں بھی
(اگر فرض کی جائے) ہمارے ثواب کا قدم آگے ہی رہا اور ہمیں دو ثواب ملے اور ہمارے
مخالف کو صرف ایک لیکن اگر ہم سچے ہیں اور ہمارے مخالف آئندہ کی امیدیں باندھنے میں
غلطی پر ہیں تو ہمارے مخالفوں کا ایمان سخت خطرہ کی حالت میں ہے کیونکہ اگر سچ مچ انہوں
نے اپنی زندگی میں حضرت مسیح ابن مریم کو بڑے اقبال وجلال کے ساتھ آسمان سے اُترتے
دیکھ لیا اور اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرلیا کہ فرشتوں کے ساتھ اُترتے چلے آتے ہیں تب تو
اُن کا ایمان سلامت رہا ورنہ دوسری صورت میں ایمان سلامت رہنے کی کوئی صورت نظر
نہیں آتی۔ کیونکہ اگر اخیر زندگی تک کوئی آدمی آسمان سے اُترتا اُنہیں دکھائی نہ دیا بلکہ اپنی
ہی طیاری آسمان کی طرف جانے کے لئے ٹھہر گئی تو ظاہر ہے کہ کیا کیا شکوک وشبہات ساتھ «۱۸۴»
لے جائیں گے اور نبی صادق کی پیشگوئی کے بارہ میں کیا کیا وساوس دل میں پڑیں
گے اور قریب ہے کہ کوئی ایسا سخت وسوسہ پڑ جائے کہ جس کے ساتھ ایمان ہی برباد
ہو۔ کیونکہ یہ وقت انجیل ...
مسیح اُترنا چاہیئے اسی وجہ ... سلف صالح میں سے بہت سے صاحب مکاشفات مسیح کے

آنے کا وقت چودھویں صدی کا شروع سال بتلا گئے ہیں چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب مُحدّث
دہلوی قدس سرہٗ کی بھی یہی رائے ہے اور [illegible]
رسالہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور اکثر محدثین اس حدیث کے معنے میں کہ جو الأیات بعد المأتین
ہے اسی طرف گئے ہیں۔ اگر یہ کہو کہ مسیح موعود کا آسمان سے دمشق کے منارہ کے پاس اُترنا
تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے تو اس کا جواب مَیں اسی رسالہ میں لکھ چکا ہوں کہ اس بات
پر ہرگز اجماع نہیں قرآن شریف میں اس کا کہاں بیان ہے وہاں تو صرف موت کا ذکر ہے
بخاری میں حضرت یحیٰی کی روح کے ساتھ حضرت عیسٰی کی روح کو دوسرے آسمان پر
«۱۸۵» بیان کیا ہے اور دمشق میں اُترنے سے اعراض کیا ہے اور ابن ماجہ صاحب بیت المقدس میں اُن کو
نازل کر رہے ہیں اور ان سب میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ یہ تمام الفاظ و اسماء ظاہر پر
ہی محمول ہیں بلکہ صرف صورت پیشگوئی پر ایمان لے آئے ہیں پھر اجماع کس بات پر
ہے۔ ہاں تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ سو اگر
یہ عاجز مسیح موعود نہیں تو پھر آپ لوگ مسیح موعود کو آسمان سے اُتار کر دکھلاویں۔ صالحین کی اولاد
ہو مسجد میں بیٹھ کر تضرع اور زاری کرو تا کہ عیسیٰ ابن مریم آسمان سے فرشتوں کے کاندھوں پر
ہاتھ رکھے ہوئے تشریف لاویں اور تم سچے ہو جاؤ۔ ورنہ کیوں ناحق بدظنی کرتے ہو اور زیر الزام آیت
کریمہ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ [1] آتے ہو خدائے تعالیٰ سے ڈرو۔

لطیفہ چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو
الأیـات بـعـد الـمـاتین ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں
مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے
کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح
«۱۸۶» ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے یہی تاریخ

[1] بنی اسرائیل: ۳۷

4 جھوٹ: "امام محمد اسماعیل صاحب جو اپنی صحیح بخاری میں آنے والے مسیح کی نسبت صرف اس قدر حدیث بیان کر کے چپ کر گئے کہ "امامکم منکم" اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دراصل حضرت اسماعیل بخاری صاحب کا یہی مذہب تھا کہ وہ ہرگز اس بات کے قائل نہ تھے کہ سچ مچ مسیح ابن مریم آسمان سے اتر آئے گا۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 153)

(امام بخاریؒ کی ذات پر بڑا جھوٹ ہے اور ان کے عقیدے پر جھوٹ باندھا ہے۔)

5 جھوٹ: "حالانکہ تیرھویں صدی کے اکثر علماء چودھویں صدی میں اس کا ظہور معیّن کر گئے ہیں اور بعض تو چودھویں صدی والوں کو بطور وصیت یہ بھی کہہ گئے ہیں کہ اگر ان کا زمانہ پاؤ تو ہمارا السلام علیکم انہیں کہو۔ شاہ ولی اللہ صاحب رئیس المحدثین بھی انہی میں سے ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 155، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 179)

(شاہ ولی اللہؒ پر واضح افتراء ہے۔)

روحانی خزائن جلد ۳ ۱۵۳ ازالۂ اوہام حصہ اول

جس کو ایک الگ اُمت دی گئی آسمان سے اُتر آئے گا۔ اس جگہ یاد رکھنا چاہیئے کہ امام محمد اسمٰعیل
صاحب جو اپنی صحیح بخاری میں آنے والے مسیح کی نسبت صرف اس قدر حدیث بیان کرکے
چُپ کر گئے کہ اماٰمکم منکم اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دراصل حضرت اسمٰعیل بخاری
صاحب کا یہی مذہب تھا کہ وہ ہرگز اس بات کے قائل نہ تھے کہ سچ مچ مسیح ابن مریم آسمان
سے اُتر آئے گا۔ انہوں نے اس فقرہ میں جو اماٰمکم منکم ہے صاف اور صریح طور پر اپنا ﴿۹۷﴾
مذہب ظاہر کر دیا ہے ایسا ہی حضرت بخاری صاحب نے اپنی صحیح میں معراج کی حدیث میں جو
ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا حال دوسرے انبیاء سے آسمانوں پر لکھا
ہے تو اس جگہ حضرت عیسیٰ کا کوئی خاص طور پر مجسم ہونا ہرگز بیان نہیں کیا بلکہ جیسے حضرت ابراہیمؑ

رو سے بہتا ہوگا ایسا ہی روحانی امور کے بیان کرنے اور روحانی اور عقلی حجتوں کو مخالفوں پر
پورا کرنے کے لئے بڑے زور سے رواں ہوگا اور وہ چشمہ اُسی چشمہ کا ہمرنگ ہوگا جو قریش ﴿۱۰۶﴾
کے مقدس بزرگوں صدیقؓ اور فاروقؓ اور علی مرتضیٰؓ کو ملا تھا جن کے ایمان کو آسمان کے
فرشتے بھی تعجب کی نگہ سے دیکھتے تھے اور جن کے صافی عرفان میں سے اس قدر علوم و انوار
و برکات و شجاعت و استقامت کے چشمے نکلے تھے کہ جس کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں
سو ہمارے سیّد و مولیٰ فرماتے ہیں کہ وہ حارث بھی جب آئے گا تو اسی ایمانی چشمہ و عرفانی
منبع کے ذریعہ سے قوم کے پودوں کی آبیاری کرے گا اور اُن کے مرجھائے ہوئے دلوں کو
پھر تازہ کر دے گا اور مخالفوں کے تمام بیجا الزاموں کو اپنی صداقت کے پیروں کے نیچے کچل ﴿۱۰۷﴾
ڈالے گا تب اسلام پھر اپنی بلندی اور عظمت دکھائے گا اور بے حیا خنزیر قتل کئے جاویں گے اور
مومنین کو وہ عزت کی کرسی مل جائیگی جس کے وہ مستحق تھے۔ الغرض حدیث نبوی کی یہ تشریح ہے
جو اس جگہ ہم نے بیان کر دی اور اسی کی طرف وہ الہام اشارہ کرتا ہے جو براہین احمدیہ میں درج
ہو چکا ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ اور اسی کی
طرف وہ الہام بھی اشارہ کرتا ہے جو اس عاجز کی نسبت بحوالہ ایک حدیث نبوی کے جو
پیشگوئی کے طور پر اس عاجز کے حق میں ہے خدائے تعالیٰ نے بیانؔ فرمایا ہے جو براہین میں ﴿۱۰۸﴾
درج ہے اور وہ یہ ہے لو کان الایمان معلّقًا بالثریا لنا لہ رجل من فارس انّ الذین

بتلاویں کہ کس نے اس صدی کے سر پر خدائے تعالیٰ سے الہام پا کر مُجدّد ہونے کا دعویٰ کیا ہے یوں تو ہمیشہ دین کی تجدید ہو رہی ہے مگر حدیث کا تو یہ منشاء ہے کہ وہ مجدد خدائے تعالیٰ کی طرف سے آئے گا یعنی علوم لدنیہ و آیات سماویہ کے ساتھ۔ اب بتلاویں کہ اگر یہ عاجز حق پر نہیں ہے تو پھر وہ کون آیا جس نے اس چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جیسا کہ اس عاجز نے کیا کوئی الہامی دعاوی کے ساتھ تمام مخالفوں کے مقابل پر ایسا کھڑا ہوا جیسا کہ یہ عاجز کھڑا ہوا۔ تفکروا و تندموا واتقوا اللّٰہ ولا تغلوا اور اگر یہ عاجز مسیح موعود ہونے کے دعویٰ میں غلطی پر ہے تو پھر آپ لوگ کچھ کوشش کریں کہ مسیح موعود جو آپ کے خیال میں ہے انہیں دنوں میں آسمان سے اُتر آوے کیونکہ میں تو اس وقت موجود ہوں مگر جس کے انتظار میں آپ لوگ ہیں وہ موجود نہیں اور میرے دعویٰ کا ٹوٹنا صرف اسی صورت میں
﴿۱۵۵﴾ متصوّر ہے کہ اب وہ آسمان سے اُتر ہی آوے تا میں ملزم ٹھہر سکوں۔ آپ لوگ اگر سچ پر ہیں تو سب مل کر دعا کریں کہ مسیح ابن مریم جلد آسمان سے اُترتے دکھائی دیں اگر آپ حق پر ہیں تو یہ دُعا قبول ہو جائے گی کیونکہ اہل حق کی دُعا مُبطلین کے مقابل پر قبول ہو جایا کرتی ہے لیکن آپ یقیناً سمجھیں کہ یہ دُعا ہرگز قبول نہیں ہوگی کیونکہ آپ غلطی پر ہیں مسیح تو آچکا لیکن آپ نے اُس کو شناخت نہیں کیا اب یہ امید موہوم آپ کی ہرگز پوری نہیں ہوگی یہ زمانہ گزر جائے گا اور کوئی ان میں سے مسیح کو اُترتے نہیں دیکھے گا

حالانکہ تیرھویں صدی کے اکثر علماء چودھویں صدی میں اُس کا ظہور معین کر گئے ہیں اور بعض تو چودھویں صدی والوں کو بطور وصیت یہ بھی کہہ گئے ہیں کہ اگر اُن کا زمانہ پاؤ تو ہمارا السلام علیکم اُنہیں کہو۔ شاہ ولی اللہ صاحب رئیس المحدثین بھی انہیں میں سے ہیں۔

[illegible]

مرزاغلام احمد قادیانی کے متفرق جھوٹ

1 جھوٹ: عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے مگر ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہ دے گا۔

(ازالہ اوہام صفحہ 33 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 119)

(اس وقت پورے ہندوستان حتیٰ کہ اور بھی ممالک میں ہندو موجود ہیں۔تو مرزا کی یہ بات جھوٹی ثابت ہوئی۔)

2 جھوٹ: واعطیت صفة الافناء والاحیاء

(ترجمہ: اور مجھ کو فانی (مارنے) کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے)

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 55-56)

(یہ دعویٰ محض بے وقوفی ہے، کیونکہ آج تک مرزا قادیانی کسی کو زندہ نہیں کر سکا اور صرف

ان لوگوں کو ہی اپنی بددعاؤں اور پیشگوئیوں سے نہیں مار سکا جن کا اس دنیا میں مرنے کا مرزا قادیانی نے وعدہ کیا تھا، اس کے کہنے پر تو صرف ایک محمدی بیگم کا شوہر بھی نہ مرا۔)

3 جھوٹ: قادیان (طاعون سے) اس لیے محفوظ رکھی گئی کہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔۔۔۔

بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیاں میں آیا وہ بھی اچھا ہو گیا۔

(دافع البلاء صفحہ 6، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 226 از مرزا قادیانی)

(اس عبارت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان میں نہ طاعون آئی اور نہ آئے گی۔ لیکن ایسا نہ ہوا، بلکہ خود ہی مرزا کہ دوسرے قول نے اس بات کی تردید کر دی:

"ایک دفعہ کسی قدر شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی تھی۔"

(حقیقت الوحی صفحہ 232، خزائن جلد 22 صفحہ 244)

طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون زور پر تھا۔ میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔"

(حقیقت الوحی صفحہ 84، خزائن جلد 22 صفحہ 87)

یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے کہ اس میں کسی تاویل کی گنجائش بھی نہیں نکلتی۔)

دشمن نہیں رہیں وہ تو ہمارے شکار ہیں عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اُٹھا کر دیکھو گے کہ
کوئی ہندو دکھائی دے مگر ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا سو
تم اُن کے جوشوں سے گھبرا کر نومیدمت ہو کیونکہ وہ اندر ہی اندر اسلام کے قبول کرنے کے
لئے تیاری کر رہے ہیں اور اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آپہنچے ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں
کہ جو لوگ مخالفانہ جوش سے بھرے ہوئے آج تمہیں نظر آتے ہیں تھوڑے ہی زمانے کے بعد
﴿۳۳﴾ تم انہیں نہیں دیکھو گے۔ حال میں جو آریوں نے ہم لوگوں کی تحریک سے مناظرات کی طرف
قدم اُٹھایا ہے تو اس قدم اُٹھانے میں گو کیسی ہی سختی کے ساتھ اُن کا برتاؤ ہے اور گو گالیوں اور
گندی باتوں سے بھری ہوئی کتابیں وہ شائع کر رہے ہیں مگر وہ اپنے جوش سے درحقیقت
اسلام کے لئے اپنی قوم کی طرف راہ کھول رہے ہیں اور ہماری تحریکات کا واقعی طور پر کوئی
بدنتیجہ نہیں ہاں یہ تحریکات کوتہ نظروں کی نگاہ میں بدنما ہیں مگر کسی دن دیکھنا کہ یہ تحریکات
کیونکر بڑے بڑے سنگین دلوں کو اس طرف کھینچ لاتی ہیں۔ یہ رائے کوئی ظنی اور شکی رائے
نہیں بلکہ ایک یقینی اور قطعی امر ہے لیکن افسوس اُن لوگوں پر جو خیر اور شر میں فرق نہیں کر سکتے
اور شتاب کاری کی راہ سے اعتراض کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں خدائے تعالیٰ نے
ہمیں مداہنہ سے تو صاف منع فرمایا ہے لیکن حق کے اظہار سے باندیشہ اس کی مرارت اور تلخی
کے باز آجانا کہیں حکم نہیں فرمایا۔ **فتدبروا ایھا العلماء المستعجلون الا تقرؤن**
القران مالکم کیف تحکمون۔

﴿۳۴﴾ میرے ایک مخلص دوست مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی جو نو تعلیم یافتہ جوان اور
تربیت جدیدہ کے رنگ سے رنگین اور نازک خیال آدمی ہیں جن کے دل پر میرے محب
صادق اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب کی مربیانہ اور اُستادانہ صحبت کا نہایت عمدہ بلکہ
خارق عادت اثر پڑا ہوا ہے وہ بھی جو اب قادیاں میں میرے ملنے کے لئے آئے وعدہ

النساء والرجال ۔فجعلنی مظہر المسیح عیسیٰ

وزنان رحم کردہ آید　　پس مرا جائے ظہور مسیح　　عیسیٰ

عورتوں پر رحم کیا جائے　　پس مجھ کو مسیح　　عیسیٰ

ابن مریم لدفع الضرّ وابادۃ مواد الغوایۃ ۔

ابن مریم کرد　　تا کہ مادہ ہائے ضرر　　وگمراہی را　　دور فرماید

ابن مریم کا مظہر بنایا تا کہ ضرر اور گمراہی کے مادوں کو　　دور فرماوے

وجعلنی مظہر النبی المہدی احمد اکرم

ومرا　　مظہر مہدی　　احمد اکرم فرمود

اور مجھ کو　　مہدی احمد اکرم　　کا مظہر بنایا

لافاضۃ الخیر واعادۃ عہاد الدرایۃ والہدایۃ ۔

کہ تا بمردم خیر را برساند　　وباران درایت وہدایت را دوبارہ فرستد

تا کہ لوگوں کو فائدہ پہنچاوے　　اور درایت اور ہدایت کی بارش کو دوبارہ اتارے

وتطہیر الناس من دَرَنِ الغفلۃ والجنایۃ ۔

ومردم را از چرک غفلت　　وگناہگاری پاک کند

اور لوگوں کو غفلت اور گناہگاری　　کے میل سے پاک کرے

﴿۲۳﴾

فَجِئْتُ فِیْ الحلتین المہزودتین المصبّغتین

پس من در دو　　حلہ زرد رنگ آمدہ ام　　کہ رنگین ہستند

پس میں　　زرد رنگ والے دو لباسوں میں آیا ہوں

بصبغ الجلال وصبغ الجمال　　واعطیت صفۃ

برنگ جلال　　ورنگ جمال　　۔　　وداده ش[illegible]　　صفت

جو جلال اور جمال کے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں　　اور مجھ کو

الافـنـاء والاحـيـاء مـن الـر　الفعال - فـامـا الـجلال

فانی کردن وزندہ کردن از پروردگارے کہ　رقادراست ۔ مگر جلالے کہ دادہ شدم

فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے او　ت خدا کی طرف سے مجھ کو ملی ہے لیکن وہ جلال

الـذی اعـطـيـت فـهـو اثـر لـبـروزی العيسوی من

پس آں اثر　آں بروز من است کہ عیسوی است　از

جو مجھ کو دیا گیا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے　جو عیسوی بروز ہے　اور جو خدا کی

اللّٰه ذی الجلال☆ - لابيد بـه شـر الشرک المـوّاج

خدائے کہ ذوالجلال است　تامن آں بدی　شرک را نیست کنم کہ موج زن

طرف سے ہے　تاکہ میں اس شرک کی بدی کو　نابود کروں جو

الـمـوجـود فـی عقائد اهل الضلال -الـمـشـتـعل بكمال

و موجود　در عقائد　گمراہان است　و بکمال اشتعال

گمراہوں کے عقیدوں میں موج مار رہی ہے اور موجود ہے　اور اپنی پوری بھڑک میں

الاشـتـعـال - الـذی هـو اكـبـر مـن كـل شـرٍّ فـی

مشتعل است　آنکہ درچشم　خدائے دانندہ　احوال از ہر شر

بھڑک رہی ہے　اور جو حالات کے جاننے والے خدا کی نظر میں ہر ایک بدی سے

☆ قد قلت غير مرة انی ما اتيت بالسيف ولا بالسنان. وانما اتيت بالأيات

بارہا گفتہ ام کہ من بہ تیغ و نیزہ نیامدہ ام　وجز ایں نیست کہ آمدن من بہ نشانہاست

میں نے کئی دفعہ بتلایا ہے کہ میں تلواروں اور نیزوں کے ساتھ نہیں آیا ہوں بلکہ میرے پاس نشان ہیں اور

والقوة القدسية وحسن البيان. فجلالی من السماء لا بالجنود والاعوان. منه

و قوت قدسیہ و حسن بیان ۔ پس جلال من از آسمان است نہ بہ لشکر ہا و مددگاراں ۔ منہ

﴿۲۲﴾

سمجھے۔ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہوگئے یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف ۲ ۲ میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے۔ بلکہ آج (۲) تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہوگیا۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور ثبوت ہوگا کہ جو باتیں آج سے چار برس پہلے کہی گئی تھیں وہ پوری ہوگئیں بلکہ طاعون کی خبر آج سے بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں بھی دی گئی ہے☆ اور یہ علم غیب بجز خدا کے کسی اور کی طاقت میں نہیں۔ پس اس بیماری کے دفع کے لئے وہ پیغام جو خدا نے مجھے دیا ہے وہ یہی ہے کہ لوگ مجھے سچے دل سے مسیح موعود مان لیں۔ اگر میری طرف سے بھی بغیر کسی دلیل کے صرف دعویٰ ہوتا۔ جیسا کہ میاں شمس الدین سکریٹری حمایت اسلام لاہور نے اپنے اشتہار میں یا پادری وائٹ بریخت صاحب نے اپنے اشتہار میں کیا ہے تو مَیں بھی ان کی طرح ایک فضول گو ٹھہرتا لیکن میری وہ باتیں ہیں جن کو مَیں نے قبل از وقت بیان کیا اور آج وہ پوری ہوگئیں اور پھر اس کے بعد ان دنوں میں بھی خدا نے مجھے خبر دی۔ چنانچہ وہ عزّ و جلّ فرماتا ہے:-

ما کان اللّٰہ لیعذّبھم و انت فیھم انہ اوی القریۃ. لو لا الاکرام لھلک المقام.

☆ **حاشیہ**۔ آج سے دس برس پہلے ایک سبز اشتہار میں جو میری طرف سے شائع ہوا تھا طاعون کی خبر دی گئی تھی اور وہ یہ ہے۔ اصنع الفلک باعیننا و وحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ ید اللّٰہ فوق ایدیھم یعنی ایک کشتی میرے حکم اور آنکھوں کے روبرو بنا جو آنے والی مَری سے بچائے گی جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ مجھ سے بیعت کرتے ہیں یہ تیرا ہاتھ نہیں بلکہ میرا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھوں پر رکھا جاتا ہے اور اسی کلام الٰہی کا ایک فقرہ **براہین احمدیہ** میں بطور پیشگوئی موجود ہے اور وہ یہ ہے۔ و لا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون یعنی جو لوگ ظلم اور سرکشی اور بدکاری اور نافرمانی سے باز نہیں آتے میرے آگے اُن کی کچھ شفاعت نہ کر کیونکہ وہ غرق کئے جاویں گے۔ **منہ**

4 جھوٹ: ”اور خدا نے میرے لیے یہ نشان بھی دکھلائے کہ اس نے ہر مباہلہ میں میرے دشمنوں کو ہلاک کیا۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 318، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 332-333)

(کوئی بھی ہلاک نہیں ہوا بلکہ مرزا قادیانی ان کی زندگی میں ہلاک گیا۔)

5 جھوٹ: وقد سبونی بکل سب فما رددت علیھم جوابھم

ترجمہ: مجھے ہر قسم کی گالی دی گئی میں نے کسی کا بھی جواب نہیں دیا۔

(مواھب الرحمن صفحہ 18، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 236)

(مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کو گالیاں اور لعنتیں دی ہیں یہ اس کا بہت بڑا جھوٹ ہے کہ اس نے نہیں دیں۔)

﴿۳۱۷﴾ اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اُس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو اُن کی بھی اُن سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریّت کے آخری حملہ تھا اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزار ہا نشان ایک جگہ جمع کر دیئے لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے اور محض افترا کے طور پر ناحق کے اعتراض پیش کر دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح خدا کا قائم کردہ سلسلہ نابود ہو جائے مگر خدا چاہتا ہے کہ اپنے سلسلہ کو اپنے ہاتھ سے مضبوط کرے جب تک کہ وہ کمال تک پہنچ جاوے۔

میں ابھی لکھ چکا ہوں اور پھر لکھتا ہوں کہ خدا نے میری تائید اور تصدیق کے لئے ہر ایک قسم کے نشان ظاہر کئے ہیں۔ بعض اُن میں سے تو پیشگوئیاں ہیں یعنی غیب کی خبریں جن پر انسان قادر نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ تمام دنیا اتفاق کر کے اس کی نظیر پیش کرنا چاہے اور بعض ایسی دعائیں ہیں کہ وہ بدرجہ قبول پہنچ کر بذریعہ خدا کی وحی کے میں اُن کی قبولیت سے مطلع کیا گیا۔

اور وہ دعائیں جن کا اُوپر ذکر ہوا معمولی امور کے متعلق نہیں ہیں بلکہ ایک حصہ ان میں سے ان بیماروں کی شفا کے بارے میں ہے جن کی بیماری درحقیقت شدّتِ عوارض کی وجہ سے موت کے مشابہ تھی مگر خدا نے میری دُعا سے اُن کو اچھا کیا اور بعض دعائیں اُن لوگوں کے متعلق ہیں جو اولاد ہونے سے نومید ہو گئے تھے مگر خدا نے میری دُعا سے اُن کو اولاد دی۔ اور بعض دُعائیں اُن مصیبت زدوں کے متعلق تھیں جو بعض مقدمات میں مبتلا ہو کر جان کے خطرہ میں پڑ گئے تھے یا اُن کی عزت معرضِ خطر میں تھی یا مال کی تباہی اُن کو برباد کرنے والی تھی ایسا ہی اور انواع و اقسام کی دعائیں قبول ہوئیں۔

﴿۳۱۸﴾ اور خدا نے میرے لئے یہ نشان بھی دکھلائے کہ اس نے ہر ایک مباہلہ میں میرے

روحانی خزائن جلد ۲۳   ۳۳۳   چشمہ معرفت

دشمنوں کو ہلاک کیا یا اُن کے مقابل پر مجھے ہر ایک قسم کے انعام سے مشرف کیا اور اُن کو ذلّت کی زندگی میں ڈالا یا ذلّت کے ساتھ دنیا سے اٹھالیا۔

اور خدا نے میری تائید میں اس قسم کے نشان بھی ظاہر کئے کہ میرے وجود سے بھی پہلے بعض صلحاء نے میرا نام لے کر میرے ظہور کی خبر دی تھی اور بعض نے میرے ظہور سے تیس برس پہلے میرا نام لے کر اور میرے گاؤں کا نام لے کر میرے ظہور کی خبر دی۔

اور خدا نے میرے لئے ایک یہ بھی نشان ٹھہرایا کہ پہلے تمام نبیوں نے مسیح موعود کے ظہور کے لئے جس زمانہ کی خبر دی تھی اور جو تاریخی طور پر مسیح موعود کے ظہور کے لئے مدت مقرر کی تھی خدا نے ٹھیک ٹھیک مجھے اُسی زمانہ میں پیدا کیا☆۔

ایسا ہی اسلام کے تمام اولیاء کا اس پر اتفاق تھا کہ اس مسیح موعود کا زمانہ چودھویں صدی سے تجاوز نہیں کرے گا۔ اور حدیث الآیَاتُ بَعدَ المئتین بھی اس پر دلالت کرتی تھی سو خدا نے چودھویں صدی کے سر پر مجھے مامور اور مخاطب فرمایا۔

خدا نے قرآن شریف میں ایک جگہ یہ بھی فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں مذاہب کے جنگ ہوں گے اور دریا کی لہروں کی طرح ایک مذہب دوسرے مذہب پر گرے گا تا اُس کو نابود

☆ **حاشیہ**۔ بعض ناواقف یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مسیح موعود کا قرآن شریف میں کہاں ذکر ہے؟ اس کا یہ جواب ہے کہ خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام ہیں منجملہ اُن کے ایک نام اس کا خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر آنے والا ہے سو اس نام کے ساتھ قرآن شریف میں مسیح موعود کے بارہ میں پیشگوئی موجود ہے چنانچہ سُورۃ نور میں خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ مسلمانوں میں سے آخری دنوں تک اُن کے دین کی تقویت کے لئے خلیفے پیدا کرتا رہے گا اور اُن کے ذریعہ سے خوف کے بعد امن کی صورت پیدا کردے گا۔ آخری دنوں تک خلیفوں کا پیدا ہونا اس قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بموجب نص صریح قرآن شریف کے اسلام کا دور دُنیا کے آخری دنوں تک ہے پس ماننا پڑا کہ اسلام میں بھی ایک خاتم الخلفاء ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے سلسلہ میں حضرت عیسیٰ خاتم الخلفاء تھے۔ اور یہ عجیب راز ہے کہ جیسا کہ حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ سے بموجب قول یہود کے چودھویں صدی میں پیدا ہوئے اسی طرح اسلام کا خاتم الخلفاء اسی مدت کے بعد مبعوث ہوا۔ منہ

روحانی خزائن جلد۱۹　　　　۲۳۶　　　　مواھبُ الرحمٰن

آخر مِنْ كتُبِ أُولى. أتكفيكَ هذه الشواهد أو نأتيك بأمثالٍ أخرى؟
ازکتاب ہائے نخستین برار　　آیا کفایت اند ترا این گواہان یا دیگر امثال ہا بیاریم

﴿۱۸﴾ فإنْ فكّرت فيما تلوث عليك من الأمثال ذكرا، فستعلم أنك قد بلغت منّى
پس اگر فکر کنی درانچہ برتو خواندم از امثال برائے یاد دہانیدن۔ پس عنقریب بدانی کہ از ما عذر کامل

عُذرا، هذا ..وسأكشفُ عليكَ أمرًا لم تستطِعْ عليه صبرا.
شنیدی۔ این است بطور مختصر و عنقریب مفصل بیان آن امری کنم کہ بروصبر نہ کردی۔

اَلْبَيَان الشَّافِىْ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَتَفْصِيْل مَا ألجانى

بیان شافی درین باب وتفصیل آن امرکہ چرا برائے

إلٰى ترك التَّطْعِيْم وَالتَّوكّلِ عَلٰى ربّ الْأَرْبَابِ

ترک خال زدن مضطرگردیدم و بیان توکل برخدائے خداوندان۔

إعلمْ أنّ موضوع أمرنا هذا هُو الدّعْوى الّذى عرَضتُ على الناسِ، وقُلْتُ إنّى
بدان کہ موضوع این امر ما آن دعوئی است کہ برمردم پیش کردم وگفتم کہ من

أنا المسيح الموعود والإمام المنتظر المعهود، حكّمنى الله لرَفع اختلاف الأمّة،
مسیح موعود ہستم وامام منتظر معہود ہستم۔ خدا مرا حکم مقرر کردہ است برائے رفع اختلاف امت

وعَلّمنى من لدنه لأدعو الناس على البصيرة .فما كان جوابهم إلا السبّ و
واز جناب خود مرا تعلیم داد تا مردم را بوجہ بصیرت بخوانم۔ پس جواب اوشان بجز این ہیچ نبود کہ دشنام ہا

الشّتم والفحشاءُ، والتكفير والتكذيب والإيذا .وقد سَبُّونى بكل سبّ
دادند وفحش ہا گفتند۔ وکافر گفتن ودروغگو قرار دادن وستم کردن۔ مرا از ہرگونہ سب وشتم یاد کردند

فما رددتُ عليهم جوابهم، وما باليتُ بمقالهم وخطابهم، ولم يزل
پس جواب آن دشنامہا ندادم۔ وپروائے گفتگو وخطاب ایشان نداشتم و دشنام دادن

مفتری کے بارے میں مرزاغلام احمد کے فتوے

فتویٰ 1 " قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اسی دنیا میں دست بدست سزا پالیتا ہے، اور خدائے قادر و غیور کبھی اس کو امن میں نہیں چھوڑتا اور اس کی غیرت اس کو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے۔"

(رسالہ دعوت قوم صفحہ 49،روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 49)

فتویٰ 2 "سو ہم نہایت کامل تحقیقات سے کہتے ہیں کہ ایسا افتراء کبھی کسی زمانہ میں چل نہیں سکا۔ اور خدا کی پاک کتاب صاف گواہی دیتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے والے جلد ہلاک کئے گئے ہیں۔"

(رسالہ دعوت قوم صفحہ 63،روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 63)

(مرزاغلام احمد قادیانی نے افتراء کرنے والوں کی سزا خود ہی بتلادی۔ اور واقعی مرزا قادیانی کبھی امن میں نہ رہا۔ ساتھ میں ہلاک اور برباد بھی ہو گیا۔)

﴿۴۹﴾ فاسدہ کا حسن ظن کے غلبہ سے آپ فیصلہ کر لیتے کیونکہ کسی کی سچائی اور منجانب اللہ ہونے کے یقین کے بعد وہ مشکلات ہرگز پیش نہیں آتیں کہ جو اس حالت میں پیش آتی ہیں کہ انسان کے دل پر اس کے کاذب ہونے کا خیال غالب ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری سچائی کے سمجھنے کے لئے بہت سے قرائن واضح ان کو عطا کئے تھے۔ میرا دعویٰ صدی کے سر پر تھا۔ میرے دعوے کے وقت میں خسوف کسوف ماہ رمضان میں ہوا تھا۔ میرے دعویٰ الہام پر پورے بیس برس گزر گئے اور مفتری کو اس قدر مہلت نہیں دی جاتی۔ میری پیشگوئی کے مطابق خدا نے آتھم کو کچھ مہلت بھی دی اور پھر مار بھی دیا۔ مجھ کو خدا نے بہت سے معارف اور حقائق بخشے اور اس قدر میری کلام کو معرفت کے پاک اسرار سے بھر دیا کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی طرف سے پورا تائید یافتہ نہ ہو اس کو یہ نعمت نہیں دی جاتی لیکن مخالف مولویوں نے ان باتوں میں سے کسی بات پر غور نہیں کی۔

سو اب چونکہ تکذیب اور تکفیر ان کی انتہا تک پہنچ گئی اس لئے وقت آ گیا کہ خدائے قادر اور علیم اور خبیر کے ہاتھ سے جھوٹے اور سچے میں فرق کیا جائے۔ ہمارے مخالف مولوی اس بات کو جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایسے شخص سے کس قدر بیزاری ظاہر کی ہے جو خدا تعالیٰ پر افترا باندھے یہاں تک کہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ اگر وہ بعض قول میرے پر افترا کرتا تو میں فی الفور پکڑ لیتا اور رگ جان کاٹ دیتا۔ غرض خدا تعالیٰ پر افترا کرنا اور یہ کہنا کہ فلاں فلاں الہام مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے حالانکہ کچھ بھی نہیں ہوا ایک ایسا سخت گناہ ہے کہ اس کی سزا میں صرف جہنم کی ہی وعید نہیں بلکہ قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اسی دنیا میں دست بدست سزا پالیتا ہے اور خدائے قادر وغیور کبھی اس کو امن میں نہیں چھوڑتا اور اس کی غیرت اس کو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے۔ اگر ان مولویوں کا دل تقویٰ کے رنگ سے بکلی رنگین ہوتا اور خدا تعالیٰ کی عادتوں اور سنتوں سے ایک ذرہ بھی واقف ہوتے تو ان کو معلوم ہوتا کہ ایک مفتری کا اس قدر دراز عرصہ تک افترا میں مشغول رہنا بلکہ روز بروز اس میں ترقی کرنا اور خدا تعالیٰ کا اس کے افترا پر اس کو نہ پکڑنا بلکہ لوگوں میں اس کو عزت دینا اور دلوں میں اس کی قبولیت ڈالنا اور اس کی زبان کو چشمہ حقائق و معارف بنانا یہ ایک ایسا امر ہے کہ جب سے خدائے تعالیٰ نے دنیا کی بنیاد ڈالی ہے اس کی نظیر ہرگز نہیں پائی جاتی۔ افسوس کہ کیوں یہ منافق مولوی خدا تعالیٰ کے احکام

روحانی خزائن جلد ۱۱　　　۶۳　　　رسالہ دعوت قوم

شخص کی فرمانبرداری کا جُوا اپنی گردن پر لے لے جس کی دشمنی میں خدا کی لعنت اور محبت میں خدا کی محبت ہے لیکن اگر یہ تعریفیں خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں اور یہ تمام کلمات جو الہام کے دعویٰ پر پیش کئے گئے ہیں خدائے قادر و قدوس کا الہام نہیں ہیں بلکہ ایک دجّال کذّاب نے چالاکی کی راہ سے ان کو آپ بنا لیا ہے اور بندگان خدا کو یہ دھوکہ دینا چاہا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے الہام ہیں تو درحقیقت وہ جو نہایت بے باکی سے خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے خدا تعالیٰ کی گرجنے والی صاعقہ کے نیچے کھڑا ہے اور اس کے مشتعل غضب کا نشانہ ہے اور کوئی اس کو اس قہار اور غیور کے ہاتھ سے چھڑا نہیں سکتا۔ «۶۳»

کیا یہ بات تعجب میں نہیں ڈالتی کہ ایسا کذّاب اور دجّال اور مفتری جو برابر بیس برس کے عرصہ سے خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھ رہا ہے اب تک کسی ذلت کی مار سے ہلاک نہ ہوا۔ اور کیا یہ بات سمجھ نہیں آ سکتی کہ جس سلسلہ کا تمام مدار ایک مفتری کے افترا پر تھا وہ اتنی مدت تک کسی طرح چل نہیں سکتا تھا☆ توریت اور قرآن شریف دونوں گواہی دے رہے ہیں کہ خدا پر افترا کرنے والا جلد تباہ ہو جاتا ہے۔

☆ **نوٹ**۔ اگر کسی کے دل میں یہ سوال پیدا ہو کہ دنیا میں صدہا جھوٹے مذہب ہیں جو ہزاروں برسوں سے چلے آتے ہیں۔ حالانکہ ابتدا ان کی کسی کے افترا سے ہی ہوگی تو اس کا جواب یہ ہے کہ افترا سے مراد ہمارے کلام میں وہ افترا ہے کہ کوئی شخص عمداً اپنی طرف سے بعض کلمات تراش کر یا ایک کتاب بنا کر پھر یہ دعویٰ کرے کہ یہ باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور اس [illegible] سو ہم نہایت کامل تحقیقات سے کہتے ہیں کہ ایسا افترا کبھی کسی زمانہ میں چل نہیں سکا۔ اور خدا کی پاک کتاب صاف گواہی دیتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر افترا کرنے والے جلد ہلاک کئے گئے ہیں [illegible] نظر آتے ہیں جیسے ہندوؤں اور پارسیوں کا مذہب۔ ان کی نسبت یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ وہ کسی جھوٹے پیغمبر کا سلسلہ چلا آتا ہے بلکہ اصل حقیقت ان میں یہ ہے کہ خود لوگ غلطیوں میں پڑتے پڑتے ایسے عقائد کے پابند ہو گئے ہیں۔ دنیا میں تم کوئی ایسی کتاب دکھا نہیں سکتے جس میں صاف اور بے تناقض لفظوں میں کھلا کھلا یہ دعویٰ ہو کہ یہ خدا کی کتاب ہے حالانکہ اصل میں وہ خدا کی کتاب نہ ہو۔ بلکہ کسی مفتری کا افترا ہو اور ایک قوم اس کو عزت کے ساتھ مانتی

(اور پھر یہ سب جھوٹ کہنے کے بعد بھی مرزا غلام احمد قادیانی بڑی ڈھٹائی سے کہتا ہے کہ:

"میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں، بلکہ میں وہی

کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔"

(پیغامِ صلح صفحہ 63، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 485 از مرزا قادیانی)

سے نظر آوے اور کوئی کسی کونہ سے۔ یہی حال اسلام کا ہے کہ اس کی آسمانی روشنی صرف ایک ہی طرف سے نظر نہیں آتی بلکہ ہر ایک طرف سے اس کے ابدی چراغ نمایاں ہیں۔ اس کی تعلیم بجائے خود ایک چراغ ہے۔ اور اس کے ساتھ جو خدا کی نصرت کے نشان ہیں وہ ہر یک نشان چراغ ہے۔ اور جو شخص اس کی سچائی کے اظہار کے لئے خدا کی طرف سے آتا ہے وہ بھی ایک چراغ ہوتا ہے۔ میرا بڑا حصہ عمر کا مختلف قوموں کی کتابوں کے دیکھنے میں گذرا ہے مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی کسی تعلیم کو خواہ اُس کا عقائد کا حصہ اور خواہ اخلاقی حصہ اور خواہ تدبیر منزلی اور سیاست مدنی کا حصہ اور خواہ ﴿۴۳﴾
اعمال صالحہ کی تقسیم کا حصہ ہو قرآن شریف کے بیان کے ہم پہلو نہیں پایا۔ اور یہ قول میرا اس لئے نہیں کہ میں ایک شخص مسلمان ہوں بلکہ سچائی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں گواہی دوں۔ اور یہ میری گواہی بے وقت نہیں بلکہ ایسے وقت میں جبکہ دُنیا میں مذاہب کی کشتی شروع ہے مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کشتی میں آخر اسلام کو فتح ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔ زمین کے لوگ خیال کرتے ہیں کہ شاید انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بدھ مذہب تمام دنیا پر حاوی ہو جائے۔ مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا۔ اس مذہبی جنگ میں مجھے حکم ہے کہ میں حکم کے طالبوں کو ڈراؤں۔ اور میری مثال اُس شخص کی ہے کہ جو ایک خطرناک ڈاکوؤں کے گروہ کی خبر دیتا ہے۔ جو ایک گاؤں کی

Nur-ul-Ilm
das Licht des Wissens

نور العلم (ای وی) جرمنی، یورپ اور ضرورتمند مسلمان ممالک میں تعلیمی منصوبوں کی حمایت کے مقصد کے تحت، 2019 میں قائم کردہ مسلمانوں کی ایک آزاد، غیر منافع بخش اور رفاہی تعلیمی تنظیم ہے۔ ہم اسلامی اسکول تعمیر کرتے ہیں اور اسلامی کتب کا ترجمہ اور اشاعت کرتے ہیں۔ یہ تعلیمی تنظیم حکومتوں اور سیاسی جماعتوں سے آزاد ہے۔

آپ اپنے عطیات جرمنی میں ہمارے مندرجہ ذیل بینک اکاؤنٹ میں بھیج سکتے ہیں۔
اگر آپ کو کسی مدد کی ضرورت ہو تو ہم سے رابطہ کریں۔

Nur-ul-Ilm das Licht des Wissens e.V.
Rudolf-Diesel-Str. 18,
78576 Emmingen-Liptingen, Germany
Tel +49 (7465) 3119926
Fax +49 (7465) 3119928

Bank **Kreissparkasse Tuttlingen**
IBAN **DE13 6435 0070 0008 5946 73**
BIC **SOLADES1TUT** BLZ **643 500 70**

GiroCode Zahlen mit Code
Bankacilik uygulamanızla tarayın
اپنی بینکنگ ایپ سے اسکین کریں
Scan with your Banking App

1. Edition 2024;
© Nur-ul-Ilm das Licht des Wissens e.V. ,
Emmingen-Liptingen 2024

info@nur-ul-ilm.de
www.nur-ul-ilm.de